بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فرمان رسول ﷺ: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ آيَةً (صحیح بخاری)

اے ایمان والو! اس چیز کی تبلیغ کرو جو مجھ سے تمہیں ملی ہے، پھر چاہے وہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔

تبلیغی جماعت کو

تبلیغ

مرتبہ

مبلغ اسلام

عبدالحمید

پتہ

عبدالحمید

راشد لائبریری

مسلم روڈ کمبوہ محلّہ شہدادکوٹ ضلع لاڑکانہ (سندھ) پاکستان

موبائل نمبر: +92301-3291314

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تبلیغی جماعت کو تبلیغ

اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے کہ:۔

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ، قَلِیْلاً مَّا تَذَکَّرُوْنَ.
(پ۸، ۸ع۔ سورہ اَلاَعراف،سورہ۷، آیت ۳)

لوگو! پیروی اُس چیز کی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور اس کے علاوہ ولیوں کی پیروی نہ کرو۔ مگر تم نصیحت کم ہی قبول کرتے ہو۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ:۔

فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَ خَیْرَ الْھُدٰی ھَدْیُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَکُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلَّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ.
(صحیح مسلم و نسائی جزء اول ص۱۷۹، سندہ صحیح)

بیشک جو بات کتاب اللہ میں ہے اور محمد ﷺ کے طریقے میں ہے، بس وہی بہترین بات ہے اور اُسی بات میں نیکی اور خیر ہے اور جو بات نہ کتاب اللہ میں ہو اور نہ محمد ﷺ کے طریقے میں ہو اس میں نیکی اور خیر نہیں بلکہ شر ہے (فتنے ہیں) اور ہر وہ بات جو نہ کتاب اللہ میں ہو اور نہ محمد ﷺ کے طریقے میں ہو وہ بدعت ہے اور ہر بدعت (میں نیکی اور

	خیر نہیں بلکہ) گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

محترم قارئین کرام! مندرجہ بالا ارشادات سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو شریعت نازل ہوئی وہ صرف اور صرف کتاب اللہ اور محمد ﷺ کے طریقے میں ہی ہے اس لئے جو لوگ نیکی اور خیر چاہتے ہیں وہ صرف کتاب اللہ اور محمد ﷺ کے طریقے کی ہی پیروی کریں اور اسی کی تبلیغ کریں اور جو بات نہ کتاب اللہ میں ہو اور نہ محمد ﷺ کے طریقے میں ہو ایسی بات کی نہ خود پیروی کرے اور نہ دوسروں کو ایسی باتوں کی تبلیغ کرے۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے بھی تبلیغ کرنے والوں کو اس بات کا حکم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ:-

بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً. (صحیح بخاری)	لوگو! اس چیز کی تبلیغ کرو جو مجھ سے تمہیں ملی ہے پھر چاہے وہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔

محترم قارئین کرام! تبلیغ حق کرنے والوں کو رسول اللہ ﷺ نے اس بات کا پابند بنا دیا ہے کہ جو کچھ تمہیں رسول اللہ ﷺ سے ملا ہے صرف اسی چیز کی تبلیغ کرنی ہے اور جو چیز رسول اللہ ﷺ سے تمہیں نہیں ملی اُس کی تبلیغ نہیں کرنی اور اگر کوئی شخص یا جماعت غیر نبیؐ کی باتوں کی تبلیغ کرتا ہے وہ تبلیغ حق نہیں بلکہ تبلیغ باطل کرتا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ تبلیغی جماعت والے جو تبلیغ کے نام پر اپنا قیمتی وقت لگاتے ہیں وہ دوسروں تک نبی ﷺ کی باتیں پہنچاتے ہیں یا غیر نبی ﷺ کی باتیں پہنچاتے ہیں؟

تبلیغی جماعت والوں کا کارنامہ نمبر ا:

محترم قارئین کرام! یہ بات تو سب کو معلوم ہے کہ تبلیغی جماعت والے دوران تبلیغ جن کتابوں میں سے پڑھ کر لوگوں کو درس دیتے ہیں وہ اُن کی مشہور و معروف کتابیں (ا) فضائل اعمال (۲) فضائل صدقات ہیں۔ اب مثلاً یہ بیچارے تبلیغ کرنے کی دعوی کرنے والے لوگوں کو دعوت دے کر مسجد میں لاتے ہیں اور ان لوگوں کی یہ بھی مشہور بات ہے کہ "جب یہ لوگ دوسرے لوگوں کو مسجد میں آنے کی دعوت دیتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ جی آپ مسجد میں چلیں وہاں پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی باتیں ہو رہی ہیں یا یہ کہ مسجد میں حدیث شریف پڑھ کر سنائی جارہی ہے۔" اور اُدھر مسجد میں ان لوگوں کا ایک ساتھی فضائل اعمال کھول کر بیٹھا ہے اور لوگوں کو اسی فضائل اعمال میں سے پڑھ کر سنا رہا ہے۔ اب دوران درس یا تعلیم اس فضائل اعمال لاہور سے چھپی ہوئی کے فضائل نماز باب سوم کا صفحہ ۲۷، اور کتاب کا صفحہ ۳۶۰ کو پڑھ کر سنایا جارہا ہے اور اس صفحہ پر جو کچھ لکھا ہوا ہے وہ یہ ہے کہ:-

ایک سیّد صاحب کا قصہ لکھا ہے کہ بارہ دن تک ایک ہی وضو سے ساری نمازیں پڑھیں اور پندرہ برس مسلسل لیٹنے کی نوبت نہیں آئی اور کئی کئی دن ایسے گذر جاتے کہ کوئی چیز چکھنے کی نوبت نہ آتی۔

محترم قارئین کرام! اس واقعہ پر آپ ذرا غور فرمائیں کہ تبلیغی جماعت کے بزرگ ایک سید صاحب نے تو بارہ دن تک ایک ہی وضو سے ساری نمازیں پڑھیں جبکہ رسول اللہ ﷺ سے تو ایک وضو سے دو دن تک بھی نمازیں پڑھنے کا ثبوت نہیں ملتا بلکہ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے لئے تازہ وضو کیا کرتے تھے (رواہ الدارمی) اور دوسری بات یہ کہ تبلیغی جماعت کے بزرگ پندرہ برس مسلسل لیٹے ہی نہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ فجر کی سنتیں پڑھنے کے بعد ہمیشہ اپنی داہنی کروٹ پر لیٹا

کرتے تھے (صحیح بخاری) اور اپنی امت کو بھی لیٹنے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی، سندہ صحیح و کتاب ھذا صفحہ ۲۲، ۲۳)

اس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیلولہ کیا کرو (یعنی دوپہر کو لیٹا کرو) کیونکہ شیطان قیلولہ نہیں کرتا (طبرانی اوسط) اور اس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ روزانہ رات کو داہنی کروٹ پر لیٹ کر سویا کرتے تھے (بخاری و مسلم)۔ اور رسول اللہ ﷺ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ میں رات کو سوتا بھی ہوں اس لئے جس نے میرے طریقے کے خلاف عمل کیا وہ میرا امتی نہیں (ماخذ بخاری و مسلم)

محترم قارئین کرام! اس کے علاوہ آپ غور فرمائیں کہ بارہ دن ایک ہی وضو سے نمازیں پڑھنا اور پندرہ برس مسلسل نہ لیٹنا یہ عمل انسانی فطرت کے ہی خلاف ہے۔ لیکن تبلیغی جماعت کے یہ من گھڑت قصے پڑھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ انسانی فطرت کے خلاف سنت رسول ﷺ کے خلاف بلکہ فرمان رسول ﷺ سے بغاوت کرنے والے کو ہی بہت بڑا بزرگ مانا اور لکھا جاتا ہے۔ کیا اسی کا نام اتباع سنت ہے؟ کیا سنت میں کامیابی اسی کا نام ہے؟ کیا اسی کا نام تبلیغ اسلام ہے؟ ذرہ ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں۔

محترم قارئین کرام! آپ اس واقعہ پر غور فرمائیں کہ یہ جو لوگوں کو پڑھ کر سنایا جارہا ہے۔ کیا یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی باتیں ہیں؟ کیا یہ حدیث شریف پڑھ کر سنائی جارہی ہے؟ اب بیچارے وہ انپڑھ لوگ جنہیں دعوت دے کر مسجد میں لایا گیا کہ مسجد میں حدیث شریف پڑھ کر سنائی جارہی ہے؟ جب یہ واقعہ سُن کر لوگ باہر جائیں گے تو دوسرے لوگوں کو یہ واقع سنا کر یہ نہیں کہیں گے کہ ہم مسجد میں تبلیغی

جماعت والوں سے حدیث شریف میں یہ واقعہ سُن کر آئے ہیں۔تبلیغی جماعت والے ان من گھڑت واقعات کو کرامت کا نام دے کر لوگوں کے ایمان میں ڈاکہ ڈالتے ہیں اس لئے ایمان والوں کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ اگر کوئی شخص نبی ﷺ کے عمل سے بڑھ کر اور آپ ﷺ کی سنت کے خلاف عمل پیش کرتا ہے تو ایسا کرنے والا نہ تو ولی اللہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی اس کا یہ عمل کرامت ہوسکتا ہے۔

محترم قارئین کرام! ذرا سوچیں کہ تبلیغ کے نام پر عام لوگوں کے ساتھ کتنا بڑا ظلم کیا جارہا ہے کہ غیر نبی کی بات کو نبی ﷺ کی بات اور غیر حدیث کو حدیث شریف بنا کر پیش کیا جارہا ہے۔کیا اسی کا نام تبلیغ حق ہے؟ کیا یہ نبی ﷺ سے ملی ہوئی چیز کی تبلیغ کی جارہی ہے؟نہیں ہرگز نہیں بلکہ یہ غیر نبی کی باتوں اور من گھڑت اور جھوٹے واقعات کی تبلیغ باطل ہورہی ہے۔اس لئے عام لوگوں کو اس سے ہوشیار ہوجانا چاہیئے اور تبلیغی جماعت والوں کو بھی ہم اس بات کی دعوت تبلیغ دیتے ہیں کہ وہ جماعت المسلمین میں شامل ہوکر لوگوں کو تبلیغ حق کریں۔

تبلیغی جماعت والوں کا کارنامہ نمبر ۲:

محترم قارئین کرام! ان لوگوں کا تبلیغ کے نام پر ایک اور کارنامہ ملاحظہ فرمائیں۔مثلاً لوگوں کو اب فضائل صدقات کتاب میں سے حصہ اول کا صفحہ ۳۹ پڑھ کر سنایا جارہا ہے اور اس صفحہ پر جو کچھ لکھا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ کا چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھنا،ایسی معروف چیز ہے جس سے انکار کی گنجائش نہیں۔اور فضائل اعمال میں فضائل نماز باب سوم کا صفحہ نمبر ۴۷ اور کتاب کا صفحہ ۳۶۲ پر تو لکھا ہوا ہے کہ امام ابوحنیفہ نے عشاء اور فجر ایک وضو سے پچاس برس نماز پڑھی۔

محترم قارئین کرام! اس من گھڑت واقعہ پر بھی ذرا غور کریں کہ کیا یہ واقعہ کتاب اللہ میں سے پڑھ کر سنایا جارہا ہے؟ یا نبی ﷺ کی حدیث مبارکہ میں سے پڑھ کر سنایا جارہا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ یہ واقع کتاب اللہ اور نبی ﷺ کی حدیث مبارکہ کے سراسر مخالف ہے۔ کیونکہ کتاب اللہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے کہ:۔

يَآيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ○ قُمِ الَّيلَ اِلَّا قَلِيلًا ○ نِصْفَهُ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ○ اَوْزِدْ عَلَيْهِ. (سورہ مزمل، آیت ۱ تا۴، سورہ ۷۳)

اے کمبل اوڑھنے والے رات کو ساری رات قیام نہ کیا کرو بلکہ آپؐ کا یہ قیام آدھی رات یا اس سے کچھ کم یا کچھ زیادہ ہونا چاہیئے۔

محترم قارئین کرام! اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان عالی شان میں خود اپنے محبوب نبی ﷺ کو بھی ساری رات جاگ کر قیام کرنے سے منع فرمادیا اور پھر ایمان والوں سے مخاطب ہو کر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ امَنُوْ لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللهَ.
(سورہ حجرات، آیت ۱، سورہ ۴۹)

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو (اس معاملہ میں) اللہ سے ڈرو۔

محترم قارئین کرام! اللہ تعالیٰ نے تو اپنے پیارے رسول ﷺ کو یہ حکم فرمایا کہ آپ ساری رات جاگ کر عبادت نہ کریں بلکہ رات کو نیند بھی کریں اور ایمان والوں کو بھی حکم فرمایا کہ جب میرا رسولؐ ساری رات نہیں جاگتا تو تم بھی ساری رات جاگ کر میرے رسول ﷺ سے آگے بڑھ کر ان کی مخالفت نہ کرنا۔ ادھر تبلیغی جماعت والے بیان فرمارہے ہیں کہ امام صاحب نے چالیس سال تک نیند ہی نہیں کی کیونکہ سونے سے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ محترم قارئین کرام! اب حدیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:۔

حضرت انسؓ نے فرمایا کہ تین شخص زیادہ سے زیادہ عبادت کرنے کا ارادہ

کررہے تھے ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ:۔

اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّی اللَّیْلَ اَبَدًا.	میں ہمیشہ رات کو جاگ کر نماز پڑھا کروں گا۔(نیند نہیں کروں گا)

ان لوگوں کی یہ باتیں جب رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوئیں تو آپؐ باہر تشریف لائے اور اُن لوگوں سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ:۔

اَنْتُمُ الَّذِیْنَ قُلْتُمْ کَذَا کَذَا وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَخْشَاکُمْ اللّٰہِ وَاَتْقٰکُمْ لَہٗ لٰکِنِّیْ.... اُصَلِّیْ وَاَرْقُدُ.... فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ. (صحیح بخاری کتاب النکاح و صحیح مسلم)	تم ہی لوگ ہو جنہوں نے اِس اِس طرح کہا ہے؟(یعنی میں ہمیشہ رات کو جاگ کر نماز پڑھوں گا)۔ اللہ کی قسم میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور تم سب سے زیادہ متقی ہوں۔ لیکن میں رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں۔ لہٰذا جس نے میری سنت کے خلاف کام کیا وہ میرا اُمتی نہیں۔

محترم قارئین کرام! آپ نے اس حدیث مبارکہ پر غور فرمایا! کہ رسول اللہ ﷺ نے تو ہمیشہ ساری رات نہ سونے والے، جاگ کر عبادت کرنے والے سے فرمایا کہ یہ میرا اُمتی ہی نہیں۔اب بیچارے تبلیغی جماعت والوں نے امام ابوحنیفہ کے متعلق یہ غلط بیانی کر کے انہیں نبی ﷺ کی امت سے ہی خارج کر دیا اور یہ الفاظ لکھ کر کہ اس سے انکار کی گنجائش ہی نہیں۔انہیں نبوت کا درجہ دے دیا۔کیونکہ وہ نبی ﷺ کی ذات بابرکت ہی ہے جس کے عمل سے انکار کی گنجائش نہیں کی جاسکتی۔لیکن جماعت المسلمین کا یہ عقیدہ ہے کہ ہم امام ابوحنیفہ کے متعلق یہ اچھا گمان رکھتے ہیں کہ

انہوں نے نبی ﷺ کی سنت کے خلاف ہرگز عمل نہیں کیا ہوگا۔ بلکہ تبلیغی جماعت والوں کا یہ امام ابوحنیفہ پر سراسر بہتان عظیم ہے۔ اس لئے ہم تبلیغی جماعت والوں کو یہ دعوت حق دیتے ہیں کہ وہ ایسے من گھڑت قصے کتابوں میں لکھ کر اور بیان کر کے اماموں کو بدنام نہ کریں بلکہ جماعت المسلمین میں شامل ہوکر دین حق کی تبلیغ کریں۔

تبلیغی جماعت والوں کا کارنامہ نمبر۳:

محترم قارئین کرام! اب تبلیغی جماعت والے فضائل صدقات حصہ دوم میں سے صفحہ ۳۰۰ پڑھ کر سنا رہے ہیں کہ شیخ ابو یعقوب سنوسی کہتے ہیں کہ میرے پاس ایک مرید آیا اور کہنے لگا کہ میں کل کو ظہر کے بعد مر جاؤں گا چنانچہ دوسرے دن ظہر کے وقت مسجد حرام میں آیا، طواف کیا اور تھوڑی دور جا کر مر گیا۔

محترم قارئین کرام! آپ غور کریں کہ کیا یہ واقعہ قرآن مجید میں سے پڑھ کر سنایا جا رہا ہے یا حدیث مبارکہ میں سے؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ یہ من گھڑت جھوٹا قصہ سراسر قرآن مجید کے خلاف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:-

وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا. (سورہ لقمٰن، آیت ۳۴، سورہ ۳۱)	کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا۔

محترم قارئین کرام! آپ نے غور کیا؟ کہ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا کہ آنے والے کل کا علم کسی کو نہیں کہ کل کیا ہوگا۔ لیکن تبلیغی جماعت والے اس بات کی تبلیغ کرتے ہیں کہ ہمارے بزرگوں کو تو یہ بھی علم ہے کہ وہ کل ظہر کے وقت مر جائے گا اور ہوا بھی یہی۔ اس بزرگ نے یہ بتا دیا کہ میں کل ظہر کے وقت مر جاؤں گا اور واقعی وہ بزرگ اگلے روز ظہر کے وقت مر بھی گیا۔

میرے پیارے بھائیو! اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا کہ کل کیا ہوگا اس کا علم کسی کو

نہیں لیکن تبلیغی جماعت کے بزرگ آٹھ دن بعد آنے والی خبر بھی بتاتے ہیں۔ مثلاً تبلیغی جماعت والے فضائل صدقات حصہ دوم کا صفحہ ۶۷۰ پڑھ کر لوگوں کو سنا رہے ہیں جس پر لکھا ہے کہ:- ابوالحسن مالکی کہتے ہیں کہ میں حضرت خیر نورباف ؒ کے ساتھ کئی سال رہا۔ انہوں نے اپنے انتقال سے آٹھ یوم پہلے کہا کہ میں جمعرات کی شام کو مغرب کے وقت مروں گا اور جمعہ کی نماز کے بعد دفن کیا جاؤں گا۔ (پھر آٹھ یوم بعد اس بزرگ کی وفات کے وقت جو ان کے پاس موجود تھے وہ اس بزرگ کے مرنے کی کیفیت بتاتے ہیں کہ) رات مغرب کی نماز کے قریب ان کو غشی سی ہوئی، اس کے بعد ذرا افاقہ سا ہوا تو گھر کے ایک کونہ کی طرف منہ کر کے کہنے لگے کہ تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ۔ تمہیں بھی ایک کام کا حکم ہے اور مجھے بھی ایک کام کا حکم ہے لیکن تمہیں جس کام کا حکم ہے وہ تو فوت نہیں ہوگا اور مجھے جس کام کا حکم ہے وہ رہ جائے گا۔ اس لئے تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ میں اس کو پورا کرلوں جس کا مجھے حکم ہے۔ اس کے بعد انہوں نے پانی منگوایا، تازہ وضو کیا، نماز پڑھی اور اس کے بعد آنکھیں بند کر کے پاؤں پسار کر لیٹ گئے اور چل دیئے۔ (فضائل صدقات حصہ دوم صفحہ ۶۷۰، کتاب کا صفحہ ۳۱۰)

محترم قارئین کرام! اس بزرگ کے قصے میں ایک اور بات معلوم ہوئی وہ یہ کہ اس بزرگ نے موت کے وقت مرنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنے کی مہلت لے لی، حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ:

وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَاجَآءَ اَجَلُهَا.
(سورہ منٰفقون، سورہ ۶۳، آیت ۱۱)

(کیا انہیں نہیں معلوم کہ) جب کسی شخص کی موت کا وقت آجاتا ہے تو پھر اللہ اس کو ہرگز مہلت نہیں دیتا۔

تبلیغی جماعت والوں کے بزرگ کا یہ قصہ کیا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان

مبارک کے خلاف نہیں ہے؟ یقیناً خلاف ہے تو پھر یہ من گھڑت اور جھوٹے بلکہ قرآن مجید کے خلاف جن قصوں کی لوگوں کو تبلیغ کی جا رہی ہے کیا یہ تبلیغ حق ہے؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ یہ تبلیغ باطل ہے اور ہم تبلیغی جماعت والوں کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ یہ من گھڑت قصے نہ کتاب اللہ میں ہیں اور نہ محمد ﷺ کے طریقے میں ہیں اور جو چیز نہ کتاب اللہ میں ہو اور نہ محمد ﷺ کے طریقے میں ہو، اس میں خیر نہیں اور کیونکہ ہمیں حکم ہے يَدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ کا اس لئے ہم آپ کو دعوت دے رہے ہیں کہ جماعت المسلمین میں شامل ہو کر صرف اور صرف کتاب اللہ اور فرمان رسول ﷺ کی تبلیغ کریں۔

تبلیغی جماعت والوں کا کارنامہ نمبر ۴:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:-

وَمَا يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۝ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ۝ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ۝ وَمَا يَسْتَوِى الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۝ (فاطر ۱۹ تا ۲۲، سورہ ۳۵)	(جس طرح) اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں اور اندھیرے اور روشنی (برابر نہیں) اور سایہ اور دھوپ (برابر نہیں) (اسی طرح) زندہ اور مردہ (اشخاص) بھی برابر نہیں ہو سکتے۔

لیکن تبلیغی جماعت والے تبلیغ کرتے ہوئے فضائل صدقات میں سے پڑھ کر لوگوں کو بتاتے ہیں کہ:-

(۱) شیخ ابن الجلا مشہور بزرگ ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب میرے والد کا انتقال ہوا اور ان کو نہلانے کیلئے تختہ پر رکھا تو وہ ہنسنے لگے۔ (فضائل صدقات، حصہ دوم، صفحہ ۳۰۰)

(۲) ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرید کو غسل دیا۔ اس نے میرا انگوٹھا

پکڑلیا، میں نے کہا میرا انگوٹھا چھوڑ دے، مجھے معلوم ہے کہ تو مرا نہیں ہے۔ یہ ایک مکان سے دوسرے مکان میں انتقال ہے۔ اس نے میرا انگوٹھا چھوڑ دیا۔ (فضائل صدقات، حصہ دوم، صفحہ ۳۰۰)

(۳) ابوعلی روزباری کہتے ہیں کہ ایک فقیر کو جب دفن کرنے لگا تو مجھے خیال آیا کہ اس کے منہ سے کفن ہٹا کر اس کا منہ زمین پر رکھ دوں تا کہ حق تعالیٰ شانہ اس کی غربت پر رحم فرمائے۔ میں نے اس کا منہ کھولا اس نے آنکھیں کھول دیں۔ میں نے پوچھا میرے سردار کیا موت کے بعد بھی زندگی ہے؟ کہنے لگا میں زندہ ہوں اور اللہ کا ہر عاشق زندہ ہوتا ہے۔ (فضائل صدقات، حصہ دوم، صفحہ ۳۰۹)

محترم قارئین کرام! آپ نے غور فرمایا؟ کہ اللہ تعالیٰ نے تو تین مثالیں دے کر فرمایا کہ جس طرح آنکھوں والا اور اندھا برابر نہیں، دن اور رات برابر نہیں، دھوپ اور سایہ برابر نہیں، اسی طرح زندہ اور مردہ بھی برابر نہیں ہو سکتے۔ لیکن تبلیغی جماعت والوں نے یہ ثابت کر دیا کہ زندہ اور مردہ بھی برابر ہیں۔ مثلاً پکڑنا زندہ کی صفت ہے، لیکن تبلیغی جماعت کے مردہ بزرگ نے زندہ کا انگوٹھا پکڑ لیا۔ نمبر دو سننا زندہ کی صفت ہے، لیکن تبلیغی جماعت کے مردہ بزرگ نے جب زندہ کی بات کو سنا تو اس کا انگوٹھا چھوڑ دیا۔ نمبر تین دیکھنا زندہ کی صفت ہے، لیکن تبلیغی جماعت کے مردہ بزرگ کے منہ پر سے جب کفن ہٹایا گیا تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ نمبر چار بات کرنا یا بولنا زندہ کی صفت ہے، لیکن تبلیغی جماعت کے مردہ بزرگ نے زندہ سے باتیں بھی کیں۔ نمبر پانچ ہنسنا زندہ کی صفت ہے، لیکن تبلیغی جماعت کے مردہ بزرگ خوب ہنس رہے ہیں۔ نمبر چھ مزید ایک واقعہ ملاحظہ فرمائیں:-

اب تبلیغی جماعت والے فضائل صدقات، حصہ دوم کا صفحہ ۳۵۱، پڑھ کر

لوگوں کو تبلیغ کر رہے ہیں، جس میں لکھا ہے کہ:۔عرب کی ایک جماعت ایک مشہور سخی کریم کی قبر کی زیارت کو گئی۔ دور کا سفر تھا، رات کو وہاں ٹھہرے، ان میں سے ایک شخص نے اُس قبر والے کو خواب میں دیکھا، وہ اس سے کہہ رہا ہے کہ تُو اپنے اُونٹ کو میری بختی اونٹ کے بدلہ میں فروخت کرتا ہے (بختی اونٹ اعلیٰ قسم کے اونٹوں میں شمار ہوتا ہے جو اس میت نے ترکہ میں چھوڑا تھا)۔ خواب دیکھنے والے نے خواب ہی میں معاملہ کرلیا۔ وہ صاحب قبر سے اٹھا اور اس کے اُونٹ کو ذبح کر دیا۔ جب یہ اونٹ والا نیند سے اُٹھا تو اُس کے اونٹ کے خون جاری تھا۔ اُس نے اُٹھ کر اس کو ذبح کر دیا (کہ اس کی زندگی کی اُمید نہ رہی تھی) اور گوشت تقسیم کر دیا۔ سب نے پکایا، کھایا۔ یہ لوگ وہاں سے واپس ہوگئے، جب اگلی منزل پر پہنچے تو ایک شخص بختی اونٹ پر سوار ملا جو یہ تحقیق کر رہا تھا کہ فلاں نام کا شخص تم میں کوئی ہے؟ اس خواب والے شخص نے کہا کہ میرا نام ہے۔ اُس نے پوچھا کہ تو نے فلاں قبر والے کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کی ہے۔ خواب دیکھنے والے نے اپنا خواب کا قصہ سنایا جو بختی اونٹ پر سوار تھا، اُس نے کہا کہ وہ میرے باپ کی قبر تھی۔ یہ اُس کا بختی اونٹ ہے، اُس نے مجھے خواب میں کہا ہے کہ اگر تو میری اولاد ہے تو میرا بختی اونٹ فلاں شخص کو دیدے، تیرا نام لیا تھا۔ یہ بختی اونٹ تیرے لئے ہے۔ یہ کہہ کر وہ اونٹ دے کر چلا گیا۔ (فضائل صدقات، حصہ دوم، صفحہ ۲۵۱، کتاب کا صفحہ ۷۱۱)

محترم قارئین کرام! آپ نے غور کیا؟ کہ تبلیغی جماعت کے بزرگ نے قبر میں سے باہر نکل کر اونٹ کو ذبح بھی کیا اور پھر اپنے بیٹے کے پاس بھی گیا اور انہیں کہا کہ اگر تو میرا بیٹا ہے تو میرا فلاں اونٹ فلاں شخص کو ڈھونڈ کر دے کر آ۔

محترم قارئین کرام! کیا جو تبلیغی جماعت اپنے بزرگوں کی یہ صفتیں بیان کرتی

ہے یہ زندہ کی صفتیں نہیں ہیں؟ جو کہ یقیناً یہ صفتیں زندہ لوگوں کی ہیں۔ مردہ لوگوں میں یہ صفتیں بیان کرنا سفید جھوٹ اور سراسر کتاب اللہ کے خلاف ہیں، بلکہ تبلیغی جماعت کے اس تبلیغی نصاب میں بے شمار ایسے جھوٹے من گھڑت واقعات ہیں جو کہ نہ کتاب اللہ میں ہیں اور نہ ہی حدیث رسول اللہ ﷺ میں ہیں۔ تو پھر ان من گھڑت قصوں کی تبلیغ کرنا یَدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ کیسے ہوگی؟ بلکہ اس کے لئے تو آپؐ نے ارشاد فرمایا تھا کہ:- جو چیز نہ کتاب اللہ میں ہو اور نہ محمد ﷺ کے طریقے میں ہو، اس میں خیر نہیں بلکہ شر ہے اور یہ سب بدعت ہیں اور بدعت گمراہی ہے اور گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔ تو پھر ہماری تبلیغی جماعت کو خیر خواہانہ یدعون الی الخیر کی دعوت ہے کہ جماعت المسلمین میں شامل ہو کر ملاوٹ سے پاک خالص دین اسلام کی تبلیغ کریں۔

فرمان الٰہی:

وَاِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَحْدَہُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ وَاِذَا ذُکِرَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِہٖٓ اِذَا ھُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ.

(سورہ زمر، آیت ۴۵، سورہ ۳۹)

جن لوگوں کا آخرت پر ایمان نہیں ہے (ان کی نشانی یہ ہے کہ) جب انہیں اللہ اکیلے کی باتیں سنائی جاتی ہیں تو ان کے دل کڑھنے لگتے ہیں۔ اور جب اللہ کے علاوہ دوسروں کی باتیں سنائی جائیں تو یکایک وہ خوشی سے کھل اٹھتے ہیں۔

تبلیغی جماعت والے ذرا غور فرمائیں کہ کیا یہ کیفیت اُن میں تو نہیں ہے؟ کہ وہ من گھڑت قصے سُن کر خوشی سے کِھل جاتے ہیں اور اُن من گھڑت قصوں کے خلاف اللہ اکیلے کے ارشادات سُن کر کُڑھنے لگتے ہیں۔ تو پھر ہم تبلیغی جماعت کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ مندرجہ بالا آیت مبارکہ کی روشنی میں اپنا ایمان بچائیں۔

نبی ﷺ کا طریقہ اور تبلیغی جماعت

محترم قارئین کرام! تبلیغی جماعت والے اپنی تبلیغ کے دوران لوگوں سے اکثر یہ الفاظ بیان کرتے ہیں کہ بھائیو! ہم اس لئے نکلے ہیں کہ ہماری زندگی میں نبی ﷺ کا طریقہ آجائے، نبی ﷺ کے طریقوں میں کامیابی ہے، نبی ﷺ کے طریقوں کے خلاف بربادی ہے، اس لئے ہم نبی ﷺ کے طریقوں کو اپنالیں اپنی زندگی نبی ﷺ کے طریقوں پر گزاریں۔

محترم قارئین کرام! اب دیکھنا یہ ہے کہ تبلیغی جماعت والے جو کچھ کہتے ہیں اس پر عمل بھی کرتے ہیں یا نہیں۔ اسی بات کو جانچنے کے لئے میں نبی ﷺ کے چند طریقے یہاں پر لکھ رہا ہوں۔ یہ طریقے پڑھ کر پھر دیکھیں کہ ان طریقوں پر تبلیغی جماعت والوں کا عمل ہے یا نہیں۔ اگر نہیں ہے تو پھر انہیں ان اعمال کے کرنے کی دعوت دیں۔ پھر دیکھیں کہ یہ لوگ دعوت کے باوجود نبی ﷺ کے طریقے کو اپناتے ہیں یا نہیں۔ نبی ﷺ کا طریقہ ملاحظہ فرمائیں:-

کھڑے ہو کر جوتے پہننا:-

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِماً.

(ابن ماجہ کتاب اللباس، جلد سوم، حدیث ۳۶۱۹، سندہ صحیح)

حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر جوتے پہننے سے منع فرمایا۔

(۲) عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِماً.

(ابو داؤد، جلد سوم، حدیث ۷۳۴، سندہ صحیح)

حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر جوتے پہننے سے منع فرمایا۔

(۳) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِماً.
(ابن ماجه، جلد سوم، حدیث ۳۶۱۸، سنده صحیح)

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر جوتے پہننے سے منع فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:-

وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ.
(سورہ حشر، آیت ۷، سورہ ۵۹)

(لوگو) اللہ سے ڈرو۔ جس کام سے میرا رسول تمہیں منع کرے اس سے رُک جاؤ۔ اگر تم نے میرے رسول کا کہنا نہ مانا تو میری گرفت بہت سخت ہے۔

تبلیغی جماعت والوں کے نزدیک بھی جس کام کے لئے اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول ﷺ حکم فرمائیں تو وہ کام کرنا فرض ہوتا ہے۔ مندرجہ بالا ارشادات میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو ڈراتے ہوئے اور دھمکی دیتے ہوئے فرمایا کہ جس کام سے تمہیں میرا رسول ﷺ منع کرے اس سے رُک جایا کرو۔ اور تین صحابہؓ کی زبان مبارک سے متفقہ طور پر ایک ہی لفظ ادا ہوا، وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر جوتے پہننے سے منع فرمایا۔ لیکن تبلیغی جماعت کے بڑے بڑے مفتی اور علماء کرام سے لے کر ادنا سے فرد تک اس فرمان رسول ﷺ پر کسی کا بھی عمل نہیں ہے۔ اس لئے ہم تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ اگر تم اپنے اس دعوٰی میں سچے ہو کہ ہم دین سیکھنے کے لئے نکلے ہیں اور ہم رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر عمل کرنے والے بن جائیں، تو پھر آج کے بعد رسول اللہ ﷺ کا حکم مانتے ہوئے کھڑے ہو کر جوتے پہننا چھوڑ دیں اور جوتے بیٹھ کر پہننا شروع کر دیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ تبلیغی جماعت

والے رسول اللہ ﷺ کے حکم کو مان کر اس پر عمل شروع کرتے ہیں یا نہیں۔

سر کے بال منڈانا:

حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرُهُ مَنْكِبَيْهِ.

(صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب اللباس، باب ۵۱۷، حدیث ۸۲۶)

حضرت انسؓ نے فرمایا کہ بے شک نبی ﷺ کے سر مبارک کے بال مبارک کندھوں تک ہوتے تھے۔

نبی ﷺ نے سوائے حج یا عمرہ کے اپنے سر مبارک کے بالوں کو کبھی بھی نہیں منڈایا بلکہ امت کو بھی سر کے بال منڈانے سے روکنے کے لئے تمبیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَخْرُجُ نَاسٌ مِّنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَيَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ لَايُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَايَعُوْدُوْنَ فِيْهِ حَتّٰى يَعُوْدَ السَّهْمُ اِلٰى فُوْقِهٖ قِيْلَ مَاسِيْمَاهُمْ قَالَ سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ.

(صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب التوحید، باب ۱۲۹۲، حدیث ۲۳۹۳)

حضرت ابو سعید خدریؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں کی ایک جماعت مشرق کی طرف سے نکلے گی اور وہ قرآن بھی پڑھیں گے (لیکن) قرآن ان لوگوں کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا (یعنی قرآن ان پر اثر نہیں کرے گا) وہ لوگ دین اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ پھر ان لوگوں کا دین اسلام میں واپس آنا بالکل ایسے ہی ناممکن ہے جیسے تیر (خود اپنی جگہ واپس آجائے)۔ صحابہؓ نے

پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ ان کی نشانی کیا ہوگی تو آپؑ نے فرمایا کہ اُن کی نشانی سر منڈانا ہوگی۔ (یعنی وہ لوگ سر کے بال منڈایا کریں گے)

اس لئے رسول اللہ ﷺ نے سر کے بال منڈانے والے سے بیزاری کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اَنَابَرِیْءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَسَلَقَ وَفَرَقَ.
(صحیح مسلم، کتاب الایمان)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں بیزار ہوں اس شخص سے جو سر کے بال منڈائے اور چلا کر روئے اور کپڑے پھاڑے۔

محترم قارئین کرام! مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے یہ معلوم ہوا کہ سر منڈانا نبی ﷺ کا طریقہ نہیں ہے بلکہ یہ تو خارجیوں کی نشانی ہے اور نبی ﷺ سر منڈانے والے سے بیزار ہیں۔ نبی ﷺ کا طریقہ تو یہ ہے کہ سر کے بال کندھوں تک یا نصف کانوں تک رکھے جائیں اور درمیان میں مانگ نکالی جائے۔ تو پھر کیا تبلیغی جماعت میں نبی ﷺ کا یہ طریقہ ہے یا خارجیوں کی نشانی اس بات کا فیصلہ وہ خود کریں۔ ہم تو تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ آج سے سر کے بالوں کو کندھوں تک یا نصف کانوں تک رکھنا شروع کر دیں اور سر کے بیچ میں مانگ نکالنا شروع کر کے نبی ﷺ کے طریقے کو اپنا لیں۔

سفید بالوں کو رنگنا:

سفید بالوں کو رنگنا اتنا ضروری ہے کہ آپؑ کے سر اور ڈاڑھی مبارک کے کل

سفید بال بیس سے بھی کم تھے۔ اتنی کم تعداد میں سفید بال ہونے کے باوجود بھی آپؐ انہیں رنگا کرتے تھے۔ ثبوت درج ذیل ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ:-

وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰی رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةٍ وَّلَيْسَ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ.

(صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب اللباس، باب۵۱۷، حدیث۸۴۳)

ساٹھ برس کی عمر کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اپنی طرف اٹھایا تو اس وقت آپؐ کے سر اور ڈاڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

حضرت عبید بن جریحؒ نے حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ سے پوچھا کہ تم بالوں کو زرد رنگ سے کیوں رنگتے ہو؟ تو ان کے جواب میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا:-

وَاَمَّا الصُّفْرَةُ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَصْبُغُ بِهَا فَاِنِّيْ اُحِبُّ.

(صحیح بخاری، جلد اول، کتاب الوضوء، باب۱۲۵، حدیث ۱۶۵)

(اے عبید بن جریحؒ) تم نے جو پوچھا ہے کہ تم بالوں کو زرد رنگ سے کیوں رنگتے ہو (تو سنو) میں نے رسول اللہ ﷺ کو زرد رنگ لگاتے دیکھا ہے، اس لئے مجھے بھی زرد رنگ سے ہی محبت ہے۔

حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہبؒ نے فرمایا کہ:-

دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا شَعْرًا مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ ﷺ مَخْضُوْبًا.

میں ایک روز حضرت ام سلمہؓ کے گھر گیا تو حضرت ام سلمہؓ نے نبی ﷺ کے بالوں میں سے ایک بال دکھایا تو وہ بال رنگا ہوا تھا۔

دوسرے الفاظ اس طرح ہیں کہ:-

اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اَرَتْهُ شَعْرَ النَّبِيِّ ﷺ اَحْمَرَ. (صحیح بخاری، کتاب اللباس، جلدسوم، باب ۵۱۵، حدیث ۸۴۱)	بیشک حضرت ام سلمہؓ نے جو نبی ﷺ کا بال مبارک دکھایا وہ سرخ تھا۔

سفید بالوں کا رنگنا اتنا ضروری ہے کہ جب بھی کوئی شخص اسلام قبول کرنے کے بعد آپؐ سے ملاقات کرتا اور اس کے بال سفید ہوتے تو آپ ﷺ فوراً اسے سفید بالوں کو رنگنے کا حکم فرماتے تھے۔ اس کا ثبوت ملاحظہ فرمائیں:-

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ اُتِيَ بِاَبِيْ قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَاْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْئٍ وَاجْتَنِبُوْا السَّوَادَ. (صحیح مسلم، کتاب اللباس)	حضرت جابر بن عبداللہؓ نے فرمایا کہ فتح مکہ کے روز جب حضرت ابی قحافہؓ (جو کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے والد ہیں، رسول اللہ ﷺ کے سامنے) تشریف لائے تو اس وقت حضرت ابی قحافہؓ کے سر اور ڈاڑھی کے بال ثغامہ (جو ایک گھاس ہے جس کا رنگ بہت زیادہ سفید ہوتا ہے) کی مثل سفید تھے، تو رسول اللہ ﷺ (نے سفید بال دیکھ کر) فرمایا (اے ابو قحافہؓ ان سفید بالوں کو) کسی چیز سے رنگ لو لیکن کالے رنگ سے نہ رنگنا۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنے ماننے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے عام حکم فرمایا کہ:-

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ:۔

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی لَایَصْبِغُوْنَ فَخَالِفُوْاھُمْ. (صحیح بخاری، جلد سوم، کتاب اللباس، باب۵۱۶، حدیث ۸۴۲)	نبی ﷺ نے فرمایا اس بات میں کسی قسم کا شک نہیں کہ یہود و نصاریٰ (بالوں کو) نہیں رنگتے (اس لئے) تم ان کی مخالفت کرو (یعنی سفید بالوں کو رنگ لیا کرو)۔

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ سفید بالوں کو زرد یا مہندی سے رنگنا نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ کا طریقہ ہے بلکہ سفید بالوں کو زرد یا سرخ رنگنے کے لئے نبی ﷺ کا اپنے ماننے والوں کو حکم عام ہے۔ تو پھر غور کریں کہ کیا نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ کا یہ طریقہ تبلیغی جماعت میں ہے؟ جواب یقیناً نہیں میں ملے گا۔ تو پھر ہم تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ جو یہ تبلیغی جماعت والے کہتے ہیں کہ ہم اس لئے محنت کر رہے ہیں کہ ہماری زندگیوں میں نبی ﷺ کا طریقہ آجائے تو اپنے اس دعویٰ میں سچا ہونے کا ثبوت دینے کے لئے جن کے بال سفید ہیں وہ آج سے اپنے سفید بالوں میں مہندی لگانا شروع کردیں۔

ایک ہی چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا:

امام بخاری نے پہلے باب باندھا کہ:۔

مَنْ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ غَرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ. (صحیح بخاری، کتاب الوضو، باب۱۳۸)	ایک ہی چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔

اس کے بعد امام بخاری اس کے ثبوت میں حدیث مبارکہ لکھتے ہیں کہ:۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ اَنَّہٗ اَفْرَغَ مِنَ الْاِنَآءِ عَلٰی یَدَیْہِ فَغَسَلَھُمَا ثُمَّ غَسَلَ اَوْ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ کَفَّۃٍ وَّاحِدَۃٍ فَفَعَلَ ذٰلِکَ ثَلٰثًا.

ثُمَّ قَالَ ھٰکَذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ.

(صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب۱۳۸، حدیث ۱۸۸)

حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے (وضو کے لئے) پہلے برتن سے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا اور اُن کو دھویا اور پھر ایک ہی چلو پانی سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور یہ عمل تین بار کیا۔

اور پھر حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح وضو کیا کرتے تھے۔

محترم قارئین کرام! کیا تبلیغی جماعت والے وضو کرتے وقت ایک ہی چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا پر عمل کرتے ہیں؟ یقیناً جواب نہیں میں ہوگا۔ تو پھر ہم تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ یہ لوگ آج کے بعد نبی ﷺ کے اس طریقے کو اپنا کر نبی ﷺ کے طریقے کو اپنے اوپر نافذ کرنے کا عملی ثبوت دیں۔

صبح کی دو رکعت سنت کے بعد داہنی کروٹ پر لیٹنا:

عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَاصَلّٰی رَکْعَتِیِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ.

(صحیح بخاری، جلد اول، باب۷۴۷، حدیث۱۰۹۱)

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ صبح کی سنت ادا فرمانے کے بعد (کچھ دیر) داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے تھے۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ: -قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَاصَلّٰی اَحَدُکُمُ الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَلْیَضْطَجِعْ عَلٰی جَنْبِهِ الْاَیْمَنِ.

(رواہ احمد، ابوداؤد، ترمذی، سندہ صحیح)

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تم میں سے صبح کی دو رکعت سنت ادا کرے تو (وہ دو رکعت سنت پڑھنے کے بعد) داہنی کروٹ پر لیٹ جایا کرے۔

محترم قارئین کرام! ان احادیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہوئی کہ صبح کی سنت پڑھنے کے بعد نبی ﷺ خود بھی لیٹا کرتے تھے اور اپنے امتیوں کو لیٹنے کا حکم بھی فرمایا کرتے تھے۔ اب دیکھیں کہ نبی ﷺ کا یہ طریقہ تبلیغی جماعت میں ہے یا نہیں، اگر نہیں، تو پھر ہم تبلیغی جماعت کے چاہے علماء کرام ہوں یا مفتی یا عام لوگ سب کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ آج کے بعد فجر کی دو رکعت سنت پڑھنے کے بعد داہنی کروٹ پر لیٹنا شروع کردیں۔ کیونکہ یہ نبی ﷺ کا طریقہ ہے اور نبی ﷺ کے طریقے میں ہی کامیابی ہے۔

فرض نماز کی جماعت کے پیچھے سنت پڑھنا:

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَةَ.

(مشکوۃ جلد اول، حدیث ۹۹۱/۷، بحوالہ صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب فرض نماز کے لئے اقامت ہوجائے اور جماعت کھڑی ہوجائے تو سوائے ان فرضوں کے اور کوئی نماز نہیں ہوتی۔

لیکن تبلیغی جماعت والوں کا عمل اس فرمانِ رسول ﷺ کے خلاف ہے۔

وہ یہ کہ تبلیغی جماعت والے فجر کی جماعت ہو رہی ہوتی ہے، یہ لوگ پیچھے الگ سے سنتیں پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے ہم تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ یہ لوگ فجر کی فرض نماز کی جماعت کے پیچھے سنتیں پڑھنا چھوڑ دیں اور حکم مصطفٰی ﷺ کو مان کر جماعت میں شامل ہو جایا کریں۔

مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھنا:

(۱) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ ؓ قَالَ:- قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَادَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ.
(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

حضرت ابوقادہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگوں میں سے جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت نماز پڑھنے سے پہلے ہرگز نہ بیٹھے۔

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ صَلَّيْتَ؟ قَالَ لَا. قَالَ قُمْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ.
(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ جمعہ کے روز خطبہ فرما رہے تھے۔ دوران خطبہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور بیٹھ گیا۔ آپؐ نے خطبہ میں ہی اس شخص سے فرمایا کہ کیا تم نے (دو رکعت) نماز پڑھ لی ہے؟ تو اس شخص نے کہا کہ نہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا اُٹھو پہلے دو رکعت نماز پڑھ لو۔ (پھر بیٹھو)

محترم قارئین کرام! مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا اتنا ضروری ہے کہ آپؐ نے خطبہ کے دوران بھی حکم عام فرمایا کہ:-

اِذَاجَآءَ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ وَلْیَتَجَوَّزْ فِیْھِمَا.
(صحیح مسلم، کتاب الجمعہ)

جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن مسجد میں آئے اور اس وقت امام خطبہ پڑھ رہا ہو (تو اس وقت بھی مسجد میں بیٹھنے سے پہلے) دو رکعت نماز ضرور پڑھے لیکن ہلکی پڑھے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا نبی ﷺ کا یہ طریقہ تبلیغی جماعت میں ہے؟ جہاں تک میرا مشاہدہ ہے تو نبی ﷺ کا یہ طریقہ تبلیغی جماعت میں نہیں ہے۔ تو پھر ہم تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ آج کے بعد تبلیغی جماعت والے نبی ﷺ کے اس طریقے کو اپنالیں اور آئندہ جب بھی مسجد میں آئیں، چاہے اس وقت امام خطبہ ہی کیوں نہ پڑھ رہا ہو تو مسجد میں اس وقت تک نہ بیٹھیں جب تک دو رکعت نماز نہ پڑھ لیں۔

مغرب کی فرض نماز سے پہلے دو رکعت پڑھنا:

حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰہِ ابْنِ مُغَفَّلِ الْمُزَنِیُّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ صَلُّوْ قَبْلَ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِی الثَّالِثَۃِ لِمَنْ شَآءَ.
(صحیح بخاری، جلد اول، باب ۷۴۹، حدیث ۱۱۱۲)

حضرت عبداللہ بن مغفلؓ المزنی نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا مغرب سے پہلے نماز پڑھو (پھر فرمایا مغرب سے پہلے نماز پڑھو) پھر تیسری بار فرمایا جس کا دل چاہے پڑھے۔

مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھنے پر صحابہ کرامؓ کا عمل:۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ فَرَكَعُوْا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيْبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسَبُ اَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيْهِمَا.

(صحیح مسلم، جلد اول، بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ)

حضرت انسؓ نے فرمایا کہ ہم مدینۃ المنورہ میں مقیم تھے جب مؤذن مغرب کی اذان کہتا تو ہم سب جلدی سے آگے بڑھتے اور مسجد کے ستونوں کی آڑ میں دو رکعتیں پڑھتے۔ اگر کوئی نیا آدمی مسجد میں آتا تو وہ نمازیوں کی کثرت کے سبب یہ گمان کرتا تھا کہ جماعت ختم ہوگئی۔ کیونکہ لوگ دو رکعتیں پڑھ رہے ہوتے تھے۔

محترم قارئین کرام! کیا تبلیغی جماعت والے مندرجہ بالا نبی ﷺ کے فرمان مبارک اور صحابہ کرامؓ کے طریقہ پر عمل کرتے ہیں؟ یعنی کیا تبلیغی جماعت والے مغرب کی اذان کے بعد فرض سے پہلے دو رکعت پڑھتے ہیں؟ یقیناً جواب نہیں میں ہوگا۔ تو پھر ہم تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ آج سے مغرب کی اذان کے بعد فرض سے پہلے دو رکعت پڑھنا شروع کر کے نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے طریقہ کو اپنا لیں۔

جمعہ کے خطبہ میں سورہ ق تلاوت کرنا:

وَعَنْ اُمِّ هِشَامِ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِؓ قَالَتْ: مَا اَخَذْتُ (قٓ. وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ) اِلَّا عَنْ لِسَانِ

حضرت اُمِّ ہشام بنت حارثہ ابن نعمانؓ نے بتایا کہ میں نے "سورہ ق والقرآن المجید" رسول اللہ ﷺ کی

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ یَقْرَؤُهَا کُلَّ جُمُعَةٍ عَلَی الْمِنْبَرِ اِذَا خَطَبَ النَّاسَ. (صحیح مسلم)

زبان مبارک سے سُن سُن کر یاد کی کیونکہ آپؐ ہر جمعہ کے خطبہ میں منبر پر اس سورت کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

محترم قارئین کرام! آپ چراغ لے کر ڈھونڈیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اس طریقے پر تبلیغی جماعت والوں کا کوئی ایک مفتی یا عالم یا خطیب عمل کرتا ہو۔ لیکن آپ کو رسول اللہ ﷺ کا یہ طریقہ تبلیغی جماعت میں کہیں پر بھی نہیں ملے گا۔ تو پھر تبلیغی جماعت والوں کا یہ کہنا کہ ہم اس لئے یہ محنت کر رہے ہیں کہ نبی ﷺ کا طریقہ ہماری زندگیوں میں آجائے کدھر گیا؟ اگر تبلیغی جماعت والوں کی نیت میں واقعی یہ خلوص ہے کہ ہم نبی ﷺ کا طریقہ اپنی زندگیوں میں لانے کے لئے محنت کر رہے ہیں تو پھر ہم تبلیغی جماعت کے مفتیوں، علماء کرام اور خطیبوں کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ آج کے بعد جمعہ کے خطبہ میں سورہ قٓ والقرآن مجید تلاوت کرنا شروع کر کے اپنے دعویٰ کا عملی ثبوت دیں۔

قبرستان میں جوتے اُتارنا:

حضرت بشیرؓ نے فرمایا کہ:۔

ثُمَّ مَرَّ بِقُبُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ لَقَدْ اَدْرَکَ هٰؤُلَاءِ خَیْرًا کَثِیْرًا ثُمَّ حَانَتْ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ ﷺ نَظْرَةٌ فَاِذَا رَجُلٌ یَّمْشِیْ فِی الْقُبُوْرِ عَلَیْهِ نَعْلَانِ فَقَالَ یَا صَاحِبَ السِّبْتِیَّتَیْنِ وَیْحَکَ اَلْقِ سِبْتِیَّتَیْکَ فَنَظَرَ

پھر رسول اللہ ﷺ مسلمین کی قبروں پر سے گذرے تو فرمایا ان لوگوں نے (یعنی مسلمین) نے بہت زیادہ بھلائی پائی اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو قبروں کے بیچ میں ہو کر جا رہا ہے اور وہ جوتیاں پہنے ہوئے ہے تو

الرَّجُلُ فَلَمَّا عَرَفَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَلَعَهُمَا فَرَمٰی بِهِمَا.

(رواہ ابوداؤد، نسائی، احمد و سندہ صحیح)

آپؐ نے فرمایا اے (مسلمین کی قبروں میں) جوتیاں پہن کر چلنے والے تجھ پر افسوس ہے۔ تو اپنی جوتیاں اتار دے۔ یہ سُن کر اس شخص نے آپؐ کی طرف دیکھا اور آپؐ کو پہچانا کہ (یہ حکم فرمانے والے تو) رسول اللہ ﷺ ہیں۔ پھر اس شخص نے اپنی جوتیاں اتار کر پھینک دیں۔

میرے علم کے مطابق تبلیغی جماعت والے قبرستان میں جوتیاں نہیں اتارتے اس لئے ہم تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ حکم مصطفٰی ﷺ کو مانتے ہوئے آئندہ جب بھی مسلمین کی قبروں میں جائیں تو جوتیاں اتار دیا کریں۔ یہ عمل کر کے تبلیغی جماعت والے اپنے قول نبی ﷺ کے طریقوں میں ہے کامیابی کا عملی ثبوت دیں۔

نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا:

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقَالَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ.

(صحیح بخاری، جلد اول، باب ۸۵۰، حدیث ۱۲۵۵)

حضرت عبداللہ بن عوفؓ نے بتایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے پیچھے ایک جنازہ کی نماز پڑھی تو انہوں نے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ بلند آواز سے قرأۃ کر کے پڑھی (اور پھر نماز کے

بعد) حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ میں نے جنازہ کی نماز میں) سورہ فاتحہ بلند آواز سے اس لئے پڑھی ہے کہ (جسے معلوم نہیں) اسے بھی معلوم ہو جائے کہ جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا نبی ﷺ کی سنت ہے۔

محترم قارئین کرام! تبلیغی جماعت کے علماء کرام ہوں یا عام آدمی نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھتے اور کیونکہ مندرجہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا نبی ﷺ کا طریقہ ہے۔اس لئے ہم تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ آج سے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا شروع کرکے نبی ﷺ کا طریقہ اپنالیں۔

میت کو غسل کروانے والے کا خود بھی غسل کرنا:

(۱) حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ:۔

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَغْتَسِلُ مِنْ اَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَیَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَ غُسْلِ الْمَیِّتِ. (ابوداؤد)

بے شک رسول اللہ ﷺ چار چیزوں سے غسل کیا کرتے تھے۔ایک تو جنابت سے دوسرے جمعہ کے دن تیسرے پچھنے لگا کر چوتھے میّت کو غسل دے کر۔

(۲) حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ:۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ قَالَ مَنْ غَسَلَ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص

اَلْمَیِّتَ فَلْیَغْتَسِلْ.
(رواہ ابوداؤد، ترمذی، سندہ صحیح)

میّت کو غسل دے (وہ میت کو غسل دینے کے بعد) خود بھی غسل کرے۔

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ میّت کو غسل دینے کے بعد خود بھی غسل کرنا یہ رسول اللہ ﷺ کا اپنا عمل مبارک بھی ہے اور اپنے ماننے والوں کو حکم بھی ہے اور تبلیغی جماعت والوں کا اس پر عمل نہیں ہے اس لئے ہم تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ آئندہ میّت کو غسل دے کر خود بھی غسل کیا کریں۔

عورتوں کا عید کی نماز کے لئے عید گاہ میں جانا:

عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ اُمِرْنَا اَنْ نُّخْرِجَ الْحُیَّضَ یَوْمَ الْعِیْدَیْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَیَشْهَدْنَ جَمَاعَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَتَعْتَزِلُ الْحُیَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ قَالَتِ امْرَأَۃٌ یَّارَسُوْلَ اللّٰهِ اِحْدٰنَا لَیْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا.
(صحیح بخاری، جلد اول، کتاب الصلوٰۃ، باب ۲۴۲، حدیث ۳۴۲)

حضرت ام عطیہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم پردے والی اور حیض والی عورتیں بھی دونوں عیدوں میں عید کے دن عید کی نماز پڑھنے کے لئے جماعت المسلمین کے ساتھ عید گاہ میں حاضر ہوں۔ لیکن جو عورتیں حائضہ ہوں وہ نماز نہ پڑھیں بلکہ نماز کی جگہ سے الگ ہو کر بیٹھ جائیں جب جماعت المسلمین دعائیں مانگے تو ان کی دعاؤں میں شریک ہو جائیں۔ ایک عورت نے عرض کیا اے اللہ کے

رسول ﷺ کسی عورت کے پاس اگر پردے کے لئے چادر یا برقعہ نہ ہو تو کیا کرے۔ تو آپؐ نے فرمایا اس کی ساتھ والی اپنی چادر اس کو بھی اُڑھادے (لیکن عیدگاہ میں ضرور آئے)۔

محترم قارئین کرام! لیکن تبلیغی جماعت والے اپنی عورتوں کو عید کے دن جماعت المسلمین کے ساتھ عید گاہ میں آنے سے منع کرتے ہیں۔ اس لئے ہم تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ آج کے بعد وہ اپنی عورتوں کو عید کے دن عید گاہ میں حاضر کریں اور عید گاہ میں جماعت المسلمین کی دعاؤں میں شریک ہو کر حکم مصطفےٰ ﷺ کو ماننے کا عملی ثبوت دیں۔

نماز میں صفوں کا سیدھا کرنا:

حضرت نعمان بن بشیرؓ نے فرمایا کہ:-

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُسَوِّىْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّىْ بِهَا الْقِدَاحَ. (صحیح بخاری، کتاب الاذان، صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ)

کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو ایسا سیدھا کیا کرتے تھے گویا آپؐ ان کے ذریعے سے تیروں کو سیدھا کر رہے ہیں۔

عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِى الصَّلٰوةِ وَيَقُوْلُ اِسْتَوُوْا. (صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ)

حضرت ابومسعودؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے (صفیں سیدھی کرتے وقت) ہمارے کندھوں پر

ہاتھ رکھتے اور فرماتے کہ برابر ہو جاؤ۔

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ نَاحِيَةٍ اِلٰى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ صُدُوْرَنَا وَ مَنَاكِبَنَا وَيَقُوْلُ: لَاتَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ.

(ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ، حدیث ۶۶۴، نسائی و صححہ ابن خزیمۃ، ابن حبان، ابن ماجہ، اسنادہ صحیح)

حضرت براء بن عازبؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ صفوں کے درمیان ایک طرف سے دوسری طرف کو چلتے جاتے اور ہمارے سینوں اور کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے صفیں ٹیڑھی نہ کرو ورنہ تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

كَانَ اَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهٗ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهٖ وَقَدَمَهٗ بِقَدَمِ صَاحِبِهٖ.

(صحیح بخاری)

(عہد نبویؐ میں) صحابہؓ میں سے ہر ایک اپنا کندھا اپنے ساتھی کے کندھے سے اور اپنا قدم اپنے ساتھی کے قدم سے چمٹا لیا کرتا تھا۔

حضرت انسؓ نے فرمایا کہ:-

اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ اِذَاقَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ اَخَذَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ اعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ اَخَذَهٗ بِيَسَارِهٖ فَقَالَ اعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ.

(ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، صحیح ابن حبان، کتاب الصلوٰۃ)

بیشک رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اس لکڑی کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے پھر (دائیں صف کی طرف) متوجہ ہو کر فرماتے سیدھے کھڑے ہو جاؤ "اپنی صفوں کو برابر کر لو" پھر اپنے بائیں ہاتھ سے لکڑی پکڑتے (اور بائیں جانب متوجہ ہوتے) اور

فرماتے سیدھے کھڑے ہو جاؤ "اپنی صفوں کو برابر کرلو"۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ نے فرمایا کہ:۔

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُسَوِّيْ يَعْنِيْ صُفُوْفَنَا اِذَا قُمْنَا لِلصَّلٰوةِ فَاِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ. (ابو داؤد، سنده صحيح)

کہ جب ہم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو برابر کرتے۔ جب صفیں برابر ہو جاتیں تو پھر آپ تکبیر کہتے۔

حضرت نافعؒ نے فرمایا کہ:۔

اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَاْمُرُ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ فَاِذَا جَآءُوْهُ فَاَخْبَرُوْهُ اَنْ قَدِ اسْتَوَتْ كَبَّرَ.

(موطا امام مالک، کتاب الصلوٰة)

حضرت عمر بن خطابؓ لوگوں کو صفیں برابر کرنے کا حکم فرماتے تھے، جب وہ لوگ لوٹ کر خبر دیتے کہ صفیں برابر ہو گئیں اس وقت تکبیر کہتے۔

محترم قارئین کرام! تبلیغی جماعت والے دوران تبلیغ یہ عام کہتے ہیں کہ ہم اس لئے نکلے ہیں تا کہ ہمارے اندر نبی ﷺ کا طریقہ آجائے تو پھر آپ غور کریں کہ مندرجہ بالا احادیث مبارکہ میں صفیں سیدھی کرانے کا نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ کا جو طریقہ ہے، یہ طریقہ تبلیغی جماعت میں ہے؟ جواب یقیناً نہیں میں آئے گا۔ تو پھر ہم تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ آج سے تبلیغی جماعت کے وہ لوگ جو نماز کی امامت کراتے ہیں وہ نماز شروع کرنے سے پہلے ہاتھ میں لکڑی لے کر صفوں میں ہر فرد کے کندھوں اور سینوں پر ہاتھ رکھ کر صفیں سیدھی کروائے۔ نبی ﷺ

اور صحابہ کرامؓ کے طریقے پر عمل کر کے نبی ﷺ کے طریقے کو اپنانے کی اپنی دعویٰ کو سچ کر دکھائیں۔

عیدین کی نماز میں سورۂ ق اور سورۂ قمر پڑھنا:

جب حضرت ابوواقد لیثیؓ سے پوچھا گیا کہ:۔

مَا كَانَ يَقْرَءُ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْ الْاَضْحٰى وَلْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَءُ فِيْهِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ.

(صحیح مسلم، کتاب العیدین)

رسول اللہ ﷺ عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر میں کونسی سورتیں تلاوت کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ (دونوں عیدوں کی نماز میں) سورہ قٓ والقرآن المجید اور سورہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

محترم قارئین کرام! کیا نبی ﷺ کے اس طریقے پر بھی تبلیغی جماعت کا عمل ہے؟ جواب یقیناً نہیں میں ملے گا۔ تو پھر ہم تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ آج کے بعد عیدین کی نمازوں میں نبی ﷺ کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے سورہ قٓ اور سورہ قمر کی تلاوت شروع کردیں۔

نماز میں قومہ کی دعا:

وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّؓ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَارَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، مِلْ ءَ السَّمٰوٰتِ

حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے اپنا سر مبارک اُٹھاتے تو (یہ دعا پڑھتے) "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، مِلْ

وَالْاَرْضِ وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، اَحَقُّ مَاقَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَايَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. (رواہ صحیح مسلم)

ءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، اَحَقُّ مَاقَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَايَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ."

محترم قارئین کرام! جن لوگوں نے تبلیغی جماعت کے ساتھ چار مہینے لگائے، چلے لگائے یا پوری زندگی ہی وقف کردی یا ان کے مفتی یا علماء کرام میں سے کیا آج تک کسی نے بھی رسول اللہ ﷺ کا یہ طریقہ اپنے اوپر نافذ کرتے ہوئے نماز میں اس دعا کو پڑھنا شروع کیا؟ مجھے یقین ہے کہ جواب نہ میں آئے گا۔ تو پھر اپنی زندگیوں میں نبی ﷺ کا طریقہ لانے کی ان کی دعویٰ کہاں گئی۔ اس لئے تبلیغی جماعت والے اگر اپنی دعویٰ میں سچے ہیں تو پھر ہم تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ آج کے بعد نبی ﷺ کا طریقہ اپناتے ہوئے نماز میں رکوع سے سر اٹھاتے وقت اس مندرجہ بالا دعا کو پڑھنا شروع کردیں۔

دونوں سجدوں کے درمیان پڑھنے کی دعا:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ.
(ابوداؤد، ترمذی، احمد، حاکم سندہ صحیح)

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ."

کیا تبلیغی جماعت والوں کی نماز میں نبی ﷺ کا یہ طریقہ ہے؟ جواب یقیناً نہیں میں ہوگا۔ تو پھر ہم تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ آج سے دونوں سجدوں کے درمیان اس دعا کو پڑھنا شروع کر کے اپنی نمازوں کو نبی ﷺ کے طریقے پر بنانے کی کوشش کریں۔

نماز میں تشہد کے بعد پڑھنے کی دعا:

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِىْ صَلٰوتِهٖ بَعْدَ التَّشَهُّدِ اَحْسَنُ الْكَلاَمِ كَلاَمُ اللهِ وَاَحْسَنُ الْهَدْىِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ ﷺ.
(نسائی، جلد اول، حدیث ۱۳۱۴، سندہ صحیح)

حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں تشہد کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے "اَحْسَنُ الْكَلاَمِ كَلاَمُ اللهِ وَاَحْسَنُ الْهَدْىِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ ﷺ"۔

کیا تبلیغی جماعت والے نماز میں تشہد کے بعد اس دعا کو پڑھتے ہیں؟ جواب یقیناً نہیں میں ہوگا۔ تو پھر ہم تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ آج سے نماز میں تشہد کے بعد اس دعا کو پڑھنا شروع کر کے نبی ﷺ کے طریقے کو اپنا لیں۔

نماز میں درود کے بعد پڑھنے کی دعا:

دعا: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ. (صحیح مسلم کتاب المساجد)

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ:۔

اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ فِى

بے شک نبی ﷺ نماز میں یہ دعا پڑھا

الصَّلٰوۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ.... (صحیح مسلم)

کرتے تھے "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ....."۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ:-

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا تَشَھَّدَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنْ اَرْبَعٍ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ.... (صحیح مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں تشہد پڑھے تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے وہ چار چیزیں یہ ہیں "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ....."۔ (یعنی اس مندرجہ بالا دعا کو پڑھے)

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ:-

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یُعَلِّمُھُمْ ھٰذَا الدُّعَآءَ کَمَا یُعَلِّمُھُمُ السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْاٰنِ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ.... (صحیح مسلم)

بے شک رسول اللہ ﷺ ہمیں اس دعا کی تعلیم اس طرح دیا کرتے تھے جس طرح قرآن مجید کی سورت کی تعلیم دیتے تھے اور وہ دعا یہ ہے "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ....."۔

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ اس دعا کو خود بھی پڑھا کرتے تھے اور امتیوں کو بھی پڑھنے کا حکم فرمایا بلکہ اس دعا کی تعلیم بھی قرآن مجید کی سورت کی طرح دیا کرتے تھے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اتنی اہمیت والی دعاء کو کیا تبلیغی جماعت والے اپنی نمازوں میں پڑھتے ہیں اور عام لوگوں کو اس دعا کے پڑھنے کی تعلیم دیتے ہیں؟ جواب یقیناً نہیں میں ہوگا۔ تو پھر ہم تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ آج سے اس دعاء کو اپنی نمازوں میں پڑھنا شروع کرکے نبی ﷺ کے طریقے کو اپنا لیں۔

وتر کی نماز ایک رکعت پڑھنا:

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ:-

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مَابَيْنَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ.
(صحیح مسلم، جلد اول ص۲۹۶)

رسول اللہ ﷺ عشاء اور فجر کے درمیان گیارہ رکعت پڑھتے تھے۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔

اس حدیث مبارکہ سے اول تو یہ ثابت ہوا کہ صلوٰۃ اللّیل کی عموماً گیارہ رکعتیں ہیں، دوسرے یہ کہ رسول اللہ ﷺ ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے تھے، تیسرے یہ کہ ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔ تین رکعت وتر ایک سلام سے نہیں پڑھتے تھے بلکہ ایک سلام سے تین رکعت وتر پڑھنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:-

لَا تُوْتِرُوْا بِثَلَاثٍ اَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ اَوْ بِسَبْعٍ وَلَا تُشَبِّهُوْا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ. (دار قطنی سنده صحیح)

تین رکعت وتر نہ پڑھا کرو بلکہ پانچ رکعت یا سات رکعت وتر پڑھ لیا کرو اور وتر کو مغرب کی نماز سے مشابہ نہ کیا کرو۔

محترم قارئین کرام! نبی ﷺ کا یہ طریقہ بھی تبلیغی جماعت میں کہیں پر بھی نظر نہیں آتا اس لئے ہم تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ آج کے بعد تین رکعت وتر پڑھنا چھوڑ دیں اور ایک رکعت وتر پڑھنا شروع کر کے نبی ﷺ کے طریقے کو اپنی زندگیوں میں لانے کا عملی ثبوت دیں۔

تین انگلیوں سے کھانا کھانا:

عَنْ کَعْبٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَاْکُلُ بِثَلاَثِ اَصَابِعَ فَاِذَا فَرَغَ لَعِقَھَا. (صحیح مسلم)

حضرت کعبؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کھانا تین انگلیوں سے کھاتے پھر جب کھانے سے فارغ ہوجاتے تو انگلیوں کو چاٹ لیتے۔ (طبرانی اوسط میں ہے کہ آپؐ کھانا کھانے کے بعد پہلے بیچ کی انگلی کو چاٹتے پھر انگشت شہادت کو پھر انگوٹھے کو چاٹتے)

رسول اللہ ﷺ کا کھانا کھانے کا یہ طریقہ کیا تبلیغی جماعت کے لوگوں میں ہے؟ اگر نہیں ہے تو پھر ہم تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ آج کے بعد کھانا تین انگلیوں سے کھانا شروع کر کے نبی ﷺ کے اس طریقے کو بھی اپنے اوپر نافذ کرلیں۔

زیادہ سے زیادہ سفر کی مدت:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقَامَ النَّبِیُّ ﷺ تِسْعَةَ عَشَرَ یُقَصِّرُ.
(صحیح بخاری، جلد اول، باب ۲۹۵، حدیث ۱۰۱۹)

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ مکّہ میں فتح مکّہ کے موقع پر انیس دن ٹھہرے اور برابر (نماز) قصر کرتے رہے۔

رسول اللہ ﷺ کا تو انیس دن سے زیادہ سفر میں رہنے کا ثبوت نہیں ملتا لیکن تبلیغی جماعت والے چلّہ یعنی چالیس دن یا چار مہینے لگانا ضروری سمجھتے ہیں۔ تبلیغ کے لئے دنوں یا مہینوں کا خاص مقرر کرلینا کیا یہ نبی ﷺ کا طریقہ ہے؟ نہیں ہرگز نہیں

بلکہ نبی ﷺ نے کبھی بھی کسی صحابی کو تبلیغ میں چلہ یا چار مہینے لگانے کا حکم نہیں فرمایا بلکہ دین کی تبلیغ کے لئے دنوں یا مہینوں کی قید نہیں ہے بلکہ ہر وقت ہر جگہ اچھی بات کہنی چاہیئے اور برائی سے منع کرنا چاہیئے یہی اسلام ہے اور یہی تبلیغ ہے۔

سفر میں بیوی کو ساتھ رکھنا:

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا اَخْرَجَ اَقْرَعَ بَیْنَ نِسَآئِهٖ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ.

(صحیح بخاری، کتاب النکاح)

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ جب سفر پر روانہ ہوتے تو اپنی بیویوں میں قرعہ ڈالتے۔ قرعہ میں جس بیوی کا نام نکلتا اسے سفر میں اپنے ساتھ لے جاتے۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ دونوں کا قرعہ میں نام نکلا (اور آپؐ دونوں کو سفر میں اپنے ساتھ لے گئے)۔

کیا تبلیغی جماعت والے بھی چلہ یا چار مہینے لگاتے وقت اپنی بیویوں کو ساتھ لے جاتے ہیں؟ جواب یقیناً نہیں میں ملے گا۔ تو پھر ہم تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے اس طریقے پر بھی عمل کیا کریں کہ سفر پر جاتے وقت اپنی بیویوں کو بھی ساتھ لے جایا کریں۔

تحریر میں تبلیغ کرنا:

امام بخاریؒ صحیح بخاری میں باب باندھتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

دَعْوَةِ الْیَهُوْدِیِّ وَالنَّصْرَانِیِّ. | یہود اور نصاریٰ کو دعوت کیسے دی جائے۔

اس کے بعد حدیث لکھتے ہیں کہ:-

تبلیغی جماعت کو تبلیغ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ:۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ بَعَثَ بِکِتَابِہٖ اِلٰی کِسْرٰی......... فَلَمَّا قَرَأَہٗ کِسْرٰی خَرَّقَہٗ......... فَدَعَا عَلَیْھِمِ النَّبِیُّ ﷺ اَنْ یُّمَزَّقُوْا کُلَّ مُمَزَّقٍ.

(صحیح بخاری، کتاب الجھاد والسیر)

رسول اللہ ﷺ نے دعوت اسلام دیتے ہوئے ایک کتاب لکھ کر کسریٰ کی طرف بھیجی۔ تو کسریٰ والوں نے اس کتاب کو پڑھ کر پھاڑ ڈالا۔ جب یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی کہ انہوں نے میری تحریر کو پھاڑ ڈالا ہے تو آپؐ نے ان کے لئے بددعا فرمائی۔ کہ جس طرح انہوں نے میری تحریری دعوت کو پھاڑا ہے اللہ تعالیٰ انہیں بھی ایسے ہی پھاڑ ڈالے گا۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ دین اسلام کی تبلیغ کے لئے تحریریں لکھ کر بھی بھیجا کرتے تھے۔ نبی ﷺ کے تبلیغ کرنے کے اس طریقے پر کیا تبلیغی جماعت والوں کا عمل ہے؟ جواب یقیناً نہیں میں ملے گا۔ تو پھر ہم تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے اس طریقے پر عمل کرنے کے لئے جماعت المسلمین میں شامل ہوکر تحریری تبلیغ میں حصہ لیں۔ کیونکہ جماعت المسلمین نبی ﷺ کے اس طریقے پر عمل کرتے ہوئے چھوٹی چھوٹی کتابوں میں اسلام کی دعوت لکھ کر لوگوں میں تقسیم کرتی ہے۔

تبلیغی جماعت کے وہ اعمال جن کا قرآن وسنت سے کوئی ثبوت نہیں

روزہ رکھنے کی نیت:

تبلیغی جماعت والے روزہ رکھتے وقت یہ دعا پڑھتے ہیں "وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ." تبلیغی جماعت والوں سے گذارش ہے کہ وہ بتائیں کہ یہ دعا سنت ہے یا بدعت؟ اگر سنت ہے تو ثبوت دیں اگر ثبوت نہیں دے سکتے تو بدعت ہے اگر بدعت ہے تو پھر ہم تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ آئندہ اس بدعت پر خود بھی عمل نہ کریں اور عام لوگوں کو بھی یہ بتائیں کہ اس دعا کا پڑھنا سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں اس لئے اس دعا کو پڑھنا چھوڑ دیں۔

سجدہ تلاوت:

قرآن مجید میں (پ ۱۷، رکوع ۱۷، سورہ حج کی آیت نمبر ۷۸) پر سجدہ تلاوت ہے۔ تبلیغی جماعت والے یہ سجدہ نہیں کرتے بلکہ یہ کہتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ یہ سجدہ شافعی مذہب والوں کے لئے ہے، حنفی مذہب والوں کے لئے نہیں ہے۔ ہم تبلیغی جماعت والوں کی خدمت میں یہ گذارش کرتے ہیں کہ وہ یہ بتائیں کہ کیا یہ کتاب اللہ یا فرمان رسول اللہ ﷺ میں ہے کہ یہ سجدہ شافعی مذہب والوں کے لئے ہے اور حنفی مذہب والوں کے لئے نہیں ہے؟ حالانکہ قرآن مجید میں تو ہے کہ اے ایمان والو سجدہ کرو۔ تو پھر بقول تبلیغی جماعت والوں کے شافعی ایمان والے ہیں اور حنفی ایمان والے نہیں ہیں؟

کیا یہ نبی ﷺ کا طریقہ ہے؟ کہ یہ سجدہ شافعی مذہب والے کریں اور حنفی مذہب والے نہ کریں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ اگر یہ سجدہ ہے تو سب ایمان والوں کے لئے ہے اگر نہیں ہے تو پھر کسی کے لئے بھی نہیں ہے۔ ہم تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ

دعوت دیتے ہیں کہ قرآن مجید میں بھی یہ سجدہ لکھا ہوا ہے اور حدیث مبارکہ میں بھی ہے کہ:

(۲) اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِيْ سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَانِ؟ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَّمْ يَسْجُدْ هُمَا فَلاَ يَقْرَ اُهُمَا.

(ابوداؤد، کتاب السجدہ القرآن سند حسن)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! کیا سورۃ الحج میں دو سجدے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: "ہاں! اور جو شخص یہ سجدے نہ کرنا چاہے وہ ان آیات کی تلاوت ہی نہ کرے"۔

(۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَقْرَاَهُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْاٰنِ... وَفِيْ سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَانِ. (ابوداؤد)

حضرت عمرو بن العاصؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے مجھے قرآن میں پندرہ سجدے پڑھائے اور سورہ حج میں دو سجدے ہیں۔

اس لئے ہم تبلیغی جماعت والوں کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں آئندہ تبلیغی جماعت والے قرآن مجید کا سورہ حج آیت نمبر ۷۸ والا سجدہ خود بھی کرنا شروع کردیں اور لوگوں کو بھی اس بات کی تبلیغ کریں کہ قرآن مجید میں پندرہ سجدے کرنا نبی ﷺ کا طریقہ ہے اور نبی ﷺ کے طریقے میں ہی کامیابی ہے۔

گیارہ رکعت تراویح پڑھنا:

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ:-

مَاكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَزِدُ فِيْ

رمضان ہو یا غیر رمضان، رسول اللہ ﷺ

رَمَضَانَ وَلَافِیْ غَیْرِہٖ اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً. (صحیح بخاری، جلد اول، باب ۷۲، حدیث ۱۰۸۱)	نے (کبھی بھی) گیارہ رکعتوں سے زیادہ (تراویح یا تہجد) نہیں پڑھیں۔

محترم قارئین کرام! اس بات پر سب متفق ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تراویح کی نماز اپنی پوری حیاتی میں مسجد میں صرف تین دن پڑھی ہے، باقی ہمیشہ گھر میں پڑھی ہے اور گھر میں پڑھی جانے والی نماز کا علم صرف آپؐ کے گھر والوں کو ہی ہوسکتا ہے اور گھر والوں میں حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہؓ وہ بیوی ہیں جن کے مکان میں آپؐ نے آخری ایام گزارے اور اُن کی ہی گود میں آپؐ خالق حقیق سے جا ملے۔ اس لئے آپؐ تراویح کتنی پڑھا کرتے تھے اس کا علم حضرت عائشہؓ سے زیادہ کسی کو نہیں ہوسکتا۔ اس لئے حضرت عائشہؓ نے خود یہ فیصلہ فرمادیا کہ آپؐ نے اپنی پوری زندگی میں کبھی بھی گیارہ رکعت سے زیادہ تراویح نہیں پڑھیں۔ اب اگر تبلیغی جماعت والے حضرت عائشہؓ کو صدیقہ طاہرہ مطہرہ مانتے ہیں تو پھر ان کی گواہی بھی مانیں اور انہیں سچی ماننے کا عملی ثبوت یہ دیں کہ آئندہ گیارہ رکعت تراویح سے زیادہ پڑھنا چھوڑ دیں۔

عورتوں کا سینے پر ہاتھ باندھنا:

تبلیغی جماعت والوں کا یہ عمل ہے کہ نماز میں مرد ناف کے نیچے ہاتھ باندھیں اور عورتیں سینے پر ہاتھ باندھیں۔ تبلیغی جماعت والوں کا یہ عمل مرد اور عورت کے ہاتھ باندھنے کا فرق، کیا کتاب اللہ یا فرمان رسول اللہ ﷺ میں ہے؟ اگر اس کا ثبوت ہے تو پیش کریں کہ آئندہ ہم بھی اس پر عمل کریں اور اگر ثبوت نہیں ہے تو پھر یہ عمل کہ عورت سینے پر ہاتھ باندھے اور مرد ناف کے نیچے یہ نبی ﷺ کا طریقہ نہیں بلکہ غیر نبی کا طریقہ ہے۔

اس لئے نبی ﷺ کے طریقوں میں کامیابی ہے اور غیر نبی کے طریقوں میں شر ہے، بربادی ہے اور اس بارے میں نبی ﷺ کا طریقہ کیا ہے؟ ملاحظہ فرمائیں:-

(۱) وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى صَدْرِهٖ. (رواہ ابن خذیمه، سندہ صحیح)

حضرت وائل بن حجرؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا تو آپؐ کا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا اور آپؐ کے دونوں ہاتھ آپؐ کے سینے پر بندھے ہوئے تھے۔

حضرت ہلبؓ نے فرمایا کہ:-

(۲) كَانَ (رسول الله ﷺ) يَضَعُ هٰذِهٖ عَلٰى صَدْرِهٖ. (رواہ احمد سندہ صحیح)

رسول اللہ ﷺ نماز میں اپنے ہاتھوں کو سینے پر باندھتے تھے۔

حضرت سہلؓ نے فرمایا کہ:-

كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ. (صحیح بخاری)

(رسول اللہ ﷺ) لوگوں کو حکم فرمایا کرتے تھے کہ نماز میں ہر شخص اپنے سیدھے ہاتھ کو اُلٹے ہاتھ کی ذراع پر رکھے۔ (نوٹ:- بیچ کی انگلی کے سرے سے کہنی تک کے حصہ کو ذراع کہتے ہیں)۔

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے یہ معلوم ہوا کہ نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنا آپ کا طریقہ اور سنت بھی ہے اور آپؐ کا حکم بھی ہے اور اس میں مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس لئے ہم تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ عورتیں تو نبی ﷺ کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے سینے پر ہاتھ باندھتی ہی ہیں

تبلیغی جماعت کے مرد بھی نبی ﷺ کے اس طریقے اور حکم کو مانیں اور آئندہ نماز میں سینے پر ہاتھ باندھ کر ماننے کا عملی ثبوت دیں۔

نماز جمعہ کے لئے دو اذانیں دینا:

تبلیغی جماعت والے نماز جمعہ کے لئے مسجد میں اقامت کے علاوہ دو اذانیں دیتے ہیں۔ اس لئے ہم تبلیغی جماعت والوں سے یہ سوال کرتے ہیں کہ نماز جمعہ کے لئے مسجد میں دو اذانیں دینا کیا یہ نبی ﷺ کا طریقہ ہے؟ اگر نبی ﷺ کا طریقہ ہے تو ثبوت پیش کریں۔ اس کے ثبوت میں جو حدیث پیش کی جاتی ہے وہ ملاحظہ فرمائیں:۔

عَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ النِّدَآءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوَّلُهُ اِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَآءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَآءِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الزَّوْرَآءُ مَوْضِعٌ بِالسُّوْقِ بِالْمَدِيْنَةِ. (صحیح بخاری)

حضرت سائب بن یزیدؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کے زمانے میں جمعہ کی پہلی اذان اس وقت ہوا کرتی تھی جب امام (خطبہ کے لئے) منبر پر بیٹھ جایا کرتا تھا۔ پھر حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں (مدینہ کی آبادی بڑھ گئی) اور لوگ زیادہ ہو گئے تو انہوں نے زوراء کے مقام پر تیسرا اعلان کروایا۔ ابو عبداللہؒ نے فرمایا کہ زوراء مدینہ کے بازار میں ایک مقام کا نام ہے۔

یہ حدیث پیش کر کے یہ کہا جاتا ہے کہ نماز جمعہ کے لئے اقامت کے ساتھ یہ تیسری اذان حضرت عثمانؓ نے کہلوائی تھی اس لئے ہم بھی حضرت عثمانؓ کے طریقے پر عمل کرتے ہیں۔ تو اس کے جواب میں ہم تبلیغی جماعت والوں کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ سمجھاتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ نے تو مسجد میں اذان نہیں کہلوائی تھی بلکہ مدینہ کے

بازار میں زوراء مقام پر یہ اعلان کروایا تھا تو پھر تم لوگ یہ اذان مسجد میں کیوں دیتے ہو؟ اگر تم لوگوں نے حضرت عثمانؓ کے طریقے پر ہی عمل کرنا ہے تو پھر آج سے یہ اذان مسجد میں دینا بند کر دیں اور بازاروں میں اذان دینا شروع کر دیں۔ حضرت عثمانؓ نے تو بازاروں میں اعلان اس لئے کروایا تھا کہ مسجد والی اذان کی آواز لوگوں کو سنائی نہیں دیتی تھی۔ اس لئے یہ ان کی مجبوری تھی لیکن آج تو یہ مجبوری نہیں ہے، مسجدوں میں لاؤڈ اسپیکر لگے ہوئے ہیں اذان کی آواز سب کو سنائی دیتی ہے اور اس کے علاوہ حضرت عثمانؓ نے بازار میں جو اعلان کروایا تھا اس اعلان کے الفاظ مسجد والی اذان کے نہیں تھے کیونکہ اذان کے معنی اعلان کے ہیں۔ اس لئے بازار میں نماز کی یاددہانی کے لئے اعلان کروایا تھا۔ آج لاؤڈ اسپیکر کی موجودگی میں اس اعلان کی بھی ضرورت نہیں رہی اس لئے ہم تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ نماز جمعہ کے لئے مسجد میں اقامت کے ساتھ تیسری اذان دینا غیر نبی کا طریقہ ہے اور غیر نبی کے طریقے میں شر ہے، بربادی ہے، اس لئے یہ اذان نبی ﷺ کے طریقے پر دینا شروع کر دیں اور نبی ﷺ کا طریقہ یہ ہے کہ جمعہ کی پہلی اذان اس وقت دی جائے جب امام خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھ جائے۔

جمعہ کے خطبہ سے پہلے تقریر کرنا:

تبلیغی جماعت والے جمعہ کے دو خطبوں سے پہلے الگ سے تقریر کرتے ہیں۔ اس لئے ہم تبلیغی جماعت والوں سے یہ سوال کرتے ہیں کہ جمعہ کے دو خطبوں سے پہلے ممبر پر بیٹھ کر تقریر کرنا کیا یہ نبی ﷺ کا طریقہ ہے؟ اگر تمہارا یہ عمل نبی ﷺ کے طریقے پر ہے تو کتاب اللہ اور فرمان رسول اللہ ﷺ میں سے ثبوت پیش کریں۔ اگر ثبوت نہیں دے سکتے تو پھر یہ غیر نبی کا طریقہ ہوا اور بقول آپ کے غیر نبی کے

طریقوں میں بربادی ہے۔ اس لئے اس غیر نبی کے طریقے کو چھوڑ کر بربادی سے بچنے کے لئے اور کامیاب ہونے کے لئے نبی ﷺ کے طریقے پر عمل شروع کر دیں اور نبی ﷺ کا طریقہ یہ ہے ملاحظہ فرمائیں:-

عَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ النِّدَآءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوَّلُهُ اِذَاجَلَسَ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. (صحیح بخاری)

حضرت سائب بن یزیدؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک میں جمعہ کی پہلی اذان اس وقت دی جاتی جب امام ممبر پر بیٹھ جاتا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ. (صحیح مسلم)

حضرت جابر بن سمرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دو خطبے پڑھتے تھے اور ان دونوں خطبوں کے درمیان کچھ دیر بیٹھتے تھے اور ان دونوں خطبوں میں ہی قرآن پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت کرتے تھے۔

حضرت جابرؓ نے ہی فرمایا کہ:-

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ قَآئِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ قَآئِمًا فَمَنْ نَّبَاكَ اَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ. (صحیح مسلم)

رسول اللہ ﷺ جمعہ کا خطبہ کھڑے ہو کر پڑھتے تھے پھر بیٹھتے اور پھر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے اور جو شخص یہ کہے کہ آپؐ بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے اس نے جھوٹ کہا۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اُمِّ

حضرت کعب بن عجرہؓ نے فرمایا کہ میں ایک روز مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ

اَلْحَکَمِ یَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ اُنْظُرُوْا اِلٰی ھٰذَا الْخَبِیْثِ یَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِذَا رَاَوْ تِجَارَۃً اَوْلَھْوَنِ انْفَضُّوْا اِلَیْھَا وَتَرَکُوْکَ قَائِمًا.

(صحیح مسلم)

عبدالرحمٰن بن ام حکم جمعہ کا خطبہ بیٹھ کر دے رہا ہے تو میں نے یہ دیکھ کر کہا کہ اس خبیث کو دیکھو کہ بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے اور (حالانکہ) اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید میں ارشاد فرمایا) (اے رسول ﷺ) جب یہ لوگ تجارت یا کھیل دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور تمہیں (جمعہ کے خطبہ میں) کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں۔

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے دن صرف دو خطبے ہیں اور یہ خطبے بھی بیٹھ کر نہیں بلکہ کھڑے ہو کر پڑھنے ہیں اور ان دو خطبوں میں قرآن مجید بھی پڑھنا ہے اور لوگوں کو نصیحت بھی ان دونوں خطبوں میں ہی کرنی ہے۔ لیکن تبلیغی جماعت والے لوگوں کو نصیحت کرنے کے لئے ان دونوں خطبوں کے علاوہ ایک اور تقریر بھی کرتے ہیں اور وہ تقریر کھڑے ہو کر نہیں بلکہ بیٹھ کر کرتے ہیں۔ تبلیغی جماعت والوں کا جمعہ کے خطبہ کا یہ طریقہ نہ تو کتاب اللہ میں ہے اور نہ ہی نبی ﷺ کے طریقے میں ہے۔ اس لئے ہم تبلیغی جماعت والوں کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ آئندہ جمعہ کا خطبہ نبی ﷺ کے طریقے پر دینا شروع کر دیں۔ اسی میں کامیابی ہے۔ ورنہ دنیا و آخرت کی بربادی ہے۔

نمازِ عید سے پہلے تقریر کرنا:

تبلیغی جماعت والے عید کے روز نماز عید سے پہلے ممبر پر بیٹھ کر تقریر کرتے ہیں اس لئے تبلیغی جماعت والوں سے ہم سوال کرتے ہیں کہ وہ بتائیں کہ نماز عید سے پہلے تقریر کرنا کیا یہ نبی ﷺ کا طریقہ ہے یا غیر نبی کا؟ اگر یہ طریقہ نبی ﷺ کا ہے تو پھر کتاب اللہ اور احادیث مبارکہ سے ثبوت پیش کریں۔ اگر ثبوت پیش نہیں کر سکتے جو کہ یقیناً نہیں کر سکتے تو پھر تمہارا یہ طریقہ غیر نبی کا طریقہ ہوا اور غیر نبی کے طریقے میں بربادی ہے، کامیابی حاصل کرنے کے لئے نبی ﷺ کا طریقہ اپنائیں اور نبی ﷺ کا طریقہ یہ ہے ملاحظہ فرمائیں:-

عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.
(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ابوبکرؓ و عمرؓ عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَاَبِىْ بَكْرٍوَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.
(صحیح بخاری)

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ ان سب کے ساتھ نماز عید پڑھی یہ سب سے پہلے نماز پڑھتے پھر خطبہ دیتے۔

حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ:-

كَانَ النَّبِىُّ ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى وَاَوَّلُ شَىْءٍ يَبْدَاُ بِهِ الصَّلَاةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ

نبی ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں (مدینہ کے باہر) عیدگاہ کو جاتے تو عید کے دن عیدگاہ میں سب سے پہلے نماز

فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيَاْمُرُهُمْ.
(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

پڑھتے اس کے بعد لوگ اپنی اپنی صفوں میں بدستور بیٹھے رہتے اور آپؐ ان لوگوں کو وعظ اور نصیحت فرماتے اور اچھی باتوں کا حکم دیتے۔

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عید کے دن نماز عید سے پہلے تقریر کرنا نبی ﷺ کا طریقہ نہیں ہے اس لئے ہم تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ آئندہ غیر نبی کا طریقہ چھوڑ کر یعنی نماز عید سے پہلے تقریر واعظ ونصیحت کرنا چھوڑ دیں اور نبی ﷺ کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے واعظ ونصیحت نماز عید کے بعد کیا کریں۔

نماز عید کی تکبیریں:

تبلیغی جماعت والے نماز عید میں پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد قرأۃ سے پہلے تین تکبیریں کہتے ہیں اور دوسری رکعت میں قرأۃ کے بعد رکوع سے پہلے تین تکبیریں کہتے ہیں اور ہر تکبیر میں رفع الیدین بھی کرتے ہیں۔ اب تبلیغی جماعت والے بتائیں کہ عید کی نماز کا یہ طریقہ کیا نبی ﷺ کا طریقہ ہے یا غیر نبی کا؟ اگر نبی ﷺ کا طریقہ ہے تو ثبوت پیش کریں۔ اگر ثبوت پیش نہیں کر سکتے تو پھر یہ غیر نبی کا طریقہ ہوا اور تم خود ہی کہتے ہو کہ نبی ﷺ کے طریقے میں ہے کامیابی اور غیر نبی کے طریقے میں ہے بربادی۔ تو پھر بربادی کو چھوڑ کر کامیابی کی طرف آئیں اور عید کی نماز میں تکبیروں کا نبی ﷺ کا طریقہ یہ ہے، ملاحظہ فرمائیں:-

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُكَبِّرُ فِى الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں پہلی

فِی الْاُوْلٰی سَبْعَ تَکْبِیْرَاتٍ وَفِی الثَّانِیَةِ خَمْسًا. (رواہ ابوداؤد، سندہ صحیح)

رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے فرمایا کہ:۔

قَالَ: قَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ ﷺ اَلتَّکْبِیْرُ فِی الْفِطْرِ سَبْعٌ فِی الْاُوْلٰی وَ خَمْسٌ فِی الْاٰخِرَةِ وَالْقِرَاءَةُ بَعْدَهُمَا کِلْتَیْهِمَا.

(ابوداؤد، سندہ صحیح) امام بخاری نے کہا یہ حدیث صحیح ہے)

نبی ﷺ نے فرمایا کہ نماز عید الفطر میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں ہیں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں اور قرأت دونوں رکعتوں میں تکبیروں کے بعد ہے۔

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نماز عید میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہنا یہ نبی ﷺ کا اپنا عمل بھی ہے اور امت کو حکم بھی ہے اس لئے ہم تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ کامیاب ہونے کے لئے غیر نبی کا طریقہ چھوڑ کر نبی ﷺ کا طریقہ اپنانے کے لئے آئندہ عید کی نماز میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہنا شروع کردیں۔

تہتر (۷۳) فرقے:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

وَاِنَّ هٰذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّ سَبْعِیْنَ ثِنْتَانِ وَ سَبْعُوْنَ فِی النَّارِ وَوَاحِدٌ فِی الْجَنَّةِ وَهِیَ

اور بیشک یہ میری ملت ۷۳ حصوں میں تقسیم ہوجائے گی، ۷۲ حصے دوزخ میں جائیں گے اور ایک حصہ جنت میں

الْجَمَاعَةُ.
(ابو داؤد کتاب السنۃ سند صحیح)

جائے گا اور وہ (جنت میں جانے والا ایک حصہ) جماعت ہوگی۔

اس فرمان رسول ﷺ کی روشنی میں ہم تبلیغی جماعت والوں کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ موجودہ دور کے تمام فرقوں میں اس جماعت کو ڈھونڈنے کے لئے محنت کریں جو جنت میں جانے والی ہے۔

حق والی جماعت کا نام کیا ہے؟

حضرت حذیفہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کہ رسول ﷺ:-

فَهَلْ بَعْدَ ذَالِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟

کیا اس خیر کے بعد پھر (فرقہ بندی کا) شر ہوگا؟

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:-

قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا.

کہ ہاں (ایک ایسا فرقوں کا زمانہ آئے گا کہ) لوگ (گمراہی کی طرف) اس طرح دعوت دیں گے گویا کہ وہ دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہوکر لوگوں کو دوزخ میں آنے کی دعوت دے رہے ہیں اس وقت جو شخص ان کی دعوت کو قبول کرے گا تو وہ (دعوت دینے والے) اسے دوزخ میں ڈال دیں گے۔ (یعنی جس نے اُن کی دعوت کو قبول کرلیا وہ یقیناً دوزخ میں جائے گا)

تو حضرت حذیفہؓ نے پھر سوال کرتے ہوئے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ۔

صِفْهُمْ لَنَا ؟

(ان دوزخ کی طرف دعوت دینے والوں کی) کچھ نشانی ہمیں بتادیں (تاکہ وہ نشانی دیکھ کر دوزخ کی طرف بلانے والوں کی دعوت سے ہم اپنے آپ کو بچالیں)

تو اس سوال کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

قَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَ يَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا.

وہ لوگ ہماری ہی قوم کے لوگ ہوں گے (یعنی میری ہی امت کے لوگ ہوں گے) اور ہماری ہی زبان (یعنی اسلام کی ہی) باتیں کریں گے (یعنی بظاہر ان کو پہچاننے کی کوئی نشانی نہیں ہوگی)۔

اس کے جواب میں حضرت حذیفہؓ نے پھر سوال کرتے ہوئے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ

فَمَاتَاْمُرُنِیْ اِنْ اَدْرَكَنِیْ ذٰلِكَ ؟

اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو آپ مجھے کس بات کا حکم فرماتے ہیں؟ (یعنی اس وقت دوزخ کی طرف بلانے والوں سے میں اپنے آپ کو کیسے بچاؤں)

تو حضرت حذیفہؓ کے اس سوال کے جواب میں دوزخ سے بچنے کا طریقہ بتاتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ۔

تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ اِمَامَهُمْ.

(اس وقت) تم جماعت المسلمین اور جماعت المسلمین کے امیر کو لازم پکڑ لینا (یعنی جماعت المسلمین میں شامل ہو کر جماعت المسلمین کے امیر کی اطاعت کرتے رہنا)

توحضرت حذیفہؓ نے پھر آپ ﷺ سے سوال کرتے ہوئے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ:۔

فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا اِمَامٌ ؟

(اگر اس زمانے میں یا اس جگہ جہاں پر میں موجود ہوں) جماعت المسلمین (نام کی کوئی جماعت) نہ ہو اور نہ جماعت المسلمین کا امیر ہو (تو اس وقت میں کیا کروں یعنی دوزخ کی طرف بلانے والوں سے اپنے آپ کو کیسے بچاؤں؟)

توحضرت حذیفہؓ کے اس سوال کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

فَاعْتَزِلْ تِلْکَ الْفِرَقَ کُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰی یُدْرِکَکَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰی ذٰلِکَ.

(صحیح بخاری کتاب الفتن و صحیح مسلم کتاب الامارة)

(کہ ایسی حالت میں جماعت المسلمین کے علاوہ دوزخ کی طرف بلانے والے تمام ۷۲ فرقے ہوں گے اس لئے تم) ان تمام فرقوں سے علیحدہ ہو جانا (اور پھر الگ ہی رہنا اور فرقوں سے الگ ہونے کی وجہ سے) چاہے تمہیں درختوں کی جڑیں ہی کیوں نہ چبانی پڑیں حتیٰ کہ جب تمہیں موت آئے تو اسی (یعنی علیحدگی کی) حالت میں موت آئے (یعنی اگر فرقوں سے علیحدگی کی وجہ سے تمہیں موت آئے تو موت قبول کر لینا جان بچانے کے لئے بھی جماعت المسلمین کے علاوہ کسی اور نام کی جماعت کے فرقے میں شامل نہ ہونا)۔

تبلیغی جماعت کو تبلیغ

ہم تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے اس حکم مبارک کو مان کر جماعت المسلمین میں شامل ہو جائیں اور جماعت المسلمین کے علاوہ باقی جو بھی ہیں وہ تمام فرقے ہیں، اُن سب سے علیحدگی اختیار کریں اور پھر عام لوگوں کو بھی یہی تبلیغ کریں کہ نبی ﷺ کے طریقوں میں ہے کامیابی اور نبی ﷺ کے طریقے پر صرف اور صرف جماعت المسلمین ہے۔

صحابہ کرامؓ کی جماعت کا نام کیا تھا؟

حضرت اُمِ عطیہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ:-

فَاَمَّا الْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ دَعْوَتَهُمْ وَ يَعْتَزِلْنَ مُصَلَّاهُمْ.

(صحیح بخاری جلد اول، کتاب العیدین، باب نمبر ۲۲۱، حدیث نمبر ۹۲۹)

حائضہ عورتیں بھی عید کے دن جماعت المسلمین کے ساتھ عید گاہ میں حاضر ہوں، اور اُن کی دعاؤں میں شریک ہوں۔ البتہ وہ نماز کی جگہ سے علیحدہ ہو کر بیٹھ جائیں۔

اس فرمان رسول ﷺ سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرامؓ کی جماعت کا نام جماعت المسلمین تھا۔

اسلام کا پٹہ گردن میں ڈالنا:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:-

مَنْ فَارَقَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ شِبْرًا اَخْرَجَ مِنْ عُنُقِهٖ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ.

(رواہ الطبرانی فی الکبیر جلد ۱۲ ص ۲۴۰)

جو شخص جماعت المسلمین سے بالشت برابر بھی علیحدہ ہوا تو اس نے اپنی گردن سے اسلام کا پٹہ اتار پھینکا۔

ہم تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان مبارک کو مان کر جماعت المسلمین میں شامل ہوکر اسلام کا پٹہ اپنی گردن میں ڈال لیں اور پھر فرقہ وارانہ مذاہب کی نہیں بلکہ جماعت المسلمین میں شامل ہوکر صرف اور صرف خالص دین اسلام کی تبلیغ کریں۔

ایمان والا دل بنائیں:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

ثَلٰثٌ لَّا یُغِلُّ عَلَیْھِنَّ قَلْبُ مُؤمِنٍ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰہِ وَ الطَّاعَۃُ لِذَوِی الْاَمْرِ وَ لُزُوْمُ جَمَاعَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ ۔

(رواہ الحاکم عن جبیر بن مطعم و سندہ صحیح المستدرک جزء اول ص ۸۷)

تین باتیں ایسی ہیں کہ ان کے معاملہ میں ایمان والے کا دل کبھی بھی خیانت نہیں کرتا (۱) عمل کا خالص اللہ کے لئے کرنا (۲) اپنے امیر کی اطاعت کرنا (۳) اور جماعت المسلمین کو لازم پکڑنا۔ (یعنی جس کے دل نے ان باتوں میں خیانت کی اس کا دل ایمان سے خالی ہے)۔

ہم تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان مبارک کو مان کر اپنے دل کو ایمان والا دل بنانے کے لئے جماعت المسلمین میں شامل ہوجائیں۔

اسلام کا پٹہ گردن سے اُتارنا:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

مَنْ خَالَفَ جَمَاعَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ

جس شخص نے بالشت برابر بھی

شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ.
(رواه الحاكم في مستدرك جلد اول ص۱۱۷ و سنده صحيح)

جماعت المسلمین کی مخالفت کی تو اس نے اپنی گردن سے اسلام کا پٹہ اتار پھینکا۔

اس فرمان رسول ﷺ کی روشنی میں ہم تبلیغی جماعت والوں کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ جماعت المسلمین کی مخالفت کر کے اسلام کا پٹہ اپنی گردنوں سے نہ اُتاریں بلکہ جماعت المسلمین میں شامل ہو کر اسلام کا پٹہ اپنی گردنوں میں ڈال لیں اور پھر جماعت المسلمین کے ساتھ مل کر لوگوں کو فرقہ وارانہ مذاہب سے پاک خالص دین اسلام کی تبلیغ کریں۔

نمازی بنیئے:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:-

مَنْ فَارَقَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ فَلاَ صَلٰوةَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِمْ.
(سعید بن منصور جلد ۲ ص ۱۹۵ سنده صحيح)

جماعت المسلمین سے علیحدہ ہونے والے کی نماز بھی قبول نہیں ہوتی جب تک وہ واپس جماعت المسلمین میں شامل نہ ہو۔

تبلیغی جماعت والے اکثر یہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کو نمازی بنانے کے لئے محنت کر رہے ہیں، تو پھر ہم تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے مندرجہ بالا فرمان مبارک کے مطابق جو شخص جماعت المسلمین سے الگ ہے اُس کی نماز قبول ہی نہیں۔ اس لئے اپنی نمازوں کو قبول کروانے اور نمازی بننے کے لئے حکم مصطفےٰ ﷺ کو مان کر جماعت المسلمین میں شامل ہو جائیں۔

مسلمین بنیئے اور مسلمین کہلوایئے:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ.
(سورہ انعام، سورہ ۶، آیت ۱۶۳)

(اے رسول آپ لوگوں کو یہ بتائیں) کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم فرمایا ہے (کہ میں یہ اعلان کروں) کہ میں اول مسلمین ہوں۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ.
(سورہ حم سجدہ، سورہ ۴۱، آیت ۳۳)

اور (اے رسول) بات کرنے کے لحاظ سے اس (شخص) سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو (لوگوں کو) اللہ کی طرف بلائے اور خود بھی نیک عمل کرے اور (زبان سے یہ بھی) کہے کہ میں مسلمین میں سے ہوں۔

مندرجہ بالا ارشادات سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ بھی یہ فرمایا کرتے تھے کہ میں اول مسلمین ہوں، اس لئے اپنے کو مسلمین کہلوانا نبی ﷺ کا طریقہ بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کے دین کی تبلیغ کرنے والے کو بھی یہی حکم ہے کہ وہ لوگوں کو تبلیغ کرتے وقت یہ بھی بتائے کہ میں مسلمین میں سے ہوں۔ اس لئے ہم تبلیغی جماعت کو تبلیغ کرتے ہوئے یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ لوگوں سے یہ نہ کہا کریں کہ ہم تبلیغی ہیں یا

دیوبندی ہیں یا حنفی ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کو مانتے ہوئے نبی ﷺ کے طریقے کو اپناتے ہوئے یہ کہا کریں کہ ہم مسلمین ہیں اور ہمارا تعلق جماعت المسلمین سے ہے۔

محترم قارئین کرام: لکھنے کو تو بہت کچھ ہے، کیا کیا لکھوں، کہاں تک لکھوں، بس اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ سمجھنے والے کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو حق سمجھ کر، حق قبول کرنے، حق پر عمل کرنے اور حق کی تبلیغ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

مرتبہ

مبلغ اسلام

عبدالحمید

راشد لائبریری

مسلم روڈ کمبوہ محلہ شہدادکوٹ (سندھ) پاکستان

موبائل نمبر: +92-3013291314

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہماری مطبوعات

نمبر	نام کتاب
۱	ذرا سوچیئے!
۲	مقام علماء
۳	اگر سچے ہو تو ثبوت دو
۴	حق کی گواہی
۵	متحد ہونے کا واحد طریقہ
۶	کیا ہم عذاب الٰہی کو دعوت تو نہیں دے رہے ہیں
۷	دعوت تحقیق
۸	نمازوں کے اوقات قرآن سے
۹	نماز فجر کا وقت کب شروع ہوتا ہے
۱۰	ہم رفع الیدین کیوں کرتے ہیں؟
۱۱	فاتحہ خلف الامام
۱۲	نماز میں درود کے بعد پڑھنے کی دعا
۱۳	بیس رکعت تراویح خلاف سنت ہے

نمبر	نام کتاب
۱۴	دیوبندیوں اور بریلویوں کا نماز جنازہ کا طریقہ خلاف سنت ہے
۱۵	حضرت عمرؓ پر بہتان عظیم
۱۶	حضرت عثمانؓ پر بہتان عظیم
۱۷	بارہ ربیع الاول کو صحابہ کرام کا عمل اور ہم
۱۸	ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سچی ہیں یا طارق جمیل
۱۹	تبلیغی جماعت کو تبلیغ
۲۰	گیارہویں والے پیر کے ارشادات
۲۱	کیا خصی جانور کی قربانی جائز ہے؟
۲۲	اللہ زیادہ بولنے والوں سے بغض رکھتا ہے
۲۳	بہشتی زیور کے مسائل
۲۴	آزمائش اور جماعت
۲۵	مسئلہ فسخ نکاح
۲۶	سلام میں جمہوریت نہیں

نمبر	نام کتاب
۲۷	کیا غیر قریشی کو امیر بنایا جا سکتا ہے؟
۲۸	مقاطعہ کی شرعی حیثیت
۲۹	ظالم اور کاذب امیر کی حقیقت
۳۰	چیلنج کا جواب
۳۱	حنفی پاکٹ بک کی حقیقت
۳۲	اتحاد کی دعوت
۳۳	فتنوں سے بچنے کا طریقہ
۳۴	ننگے سر نماز پڑھنا
۳۵	حدیث اور اہلحدیث
۳۶	وتر اور تراویح کے مسائل
۳۷	ہر کلمہ گو کے پیچھے نماز پڑھنا
۳۸	صلوٰۃ الجمعۃ
۳۹	قومہ کی دعا
۴۰	دعا مانگنے کا طریقہ
۴۱	سر کے بال
۴۲	جوتوں کے مسائل

اور اس کے علاوہ بہت کچھ



راشد لائبریری

مسلم روڈ کمبوہ محلہ شہدادکوٹ سندھ پاکستان موبائل نمبر: +92-3013291314